سب رس کے حروف

صرفی مطالعہ

از

آصفہ بیگم

سب رس کے حروف

— صرفی مطالعہ

از

آصفہ بیگم

ترقی اردو بیورو نئی دہلی

SABRAS-KEY-HAROOF

BY

ASIFA BEGUM

سنہ اشاعت اپریل، جون ــ 1991 شک 1913

© ترقی اردو بیورو، نئی دہلی

پہلا اڈیشن : 2000

قیمت : 9/50

سلسلۂ مطبوعات ترقی اردو بیورو 662

ناشر : ڈائرکٹر ترقی اردو بیورو، ویسٹ بلاک 8 آر کے پورم نئی دہلی-110066

طابع : جے۔ کے آفسیٹ پرنٹرز، جامع مسجد دہلی

پیش لفظ

ہندوستان میں اردو زبان و ادب کی ترقی و ترویج کے لئے ترقی اردو بیورو (بورڈ) قائم کیا گیا۔ اردو کے لئے کام کرنے والا یہ ملک کا سب سے بڑا ادارہ ہے جو دو دہائیوں سے مسلسل مختلف جہات میں اپنے خاص خاص منصوبوں کے ذریعہ سرگرم عمل ہے۔ اس ادارہ سے مختلف جدید اور مشرقی علوم پر مشتمل کتابیں خاصی تعداد میں سماجی ترقی، معاشی حصول، عصری تعلیمی اور معاشرہ کی دوسری ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے شائع کی گئی ہیں جن میں اردو کے کئی ادبی شاہکار، بنیادی متن، قلمی اور مطبوعہ کتابوں کی وضاحتی فہرستیں، تکنیکی اور سائنسی علوم کی کتابیں، جغرافیہ، تاریخ، سماجیات، سیاسیات، تجارت، زراعت، لسانیات، قانون، طب اور علوم کے کئی دوسرے شعبوں سے متعلق کتابیں شامل ہیں۔ بیورو کے اشاعتی پروگرام کے تحت شائع ہونے والی کتابوں کی افادیت اور اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ مختصر عرصہ میں بعض کتابوں کے دوسرے تیسرے ایڈیشن شائع کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ترقی اردو بیورو نے اپنے منصوبوں میں کتابوں کی اشاعت کو خاص اہمیت دی ہے۔ کیونکہ کتابیں علم کا سرچشمہ رہی ہیں اور بغیر علم کے انسانی تہذیب کے ارتقاء کی تاریخ مکمل نہیں تصور کی جاتی۔ جدید معاشرے میں کتابوں کی اہمیت مسلم ہے۔ بیورو کے اشاعتی منصوبہ میں اردو انسائیکلوپیڈیا، ذولسانی اور اردو۔اردو لغات بھی شامل ہیں۔

ہمارے قارئین کا خیال ہے کہ بیورو کی کتابوں کا معیار اعلا پائے کا ہوتا ہے اور وہ ان کی ضرورتوں کو کامیابی کے ساتھ پورا کر رہی ہیں۔ قارئین کی سہولتوں کا مزید خیال کرتے ہوئے کتابوں کی قیمت بہت کم رکھی جاتی ہے تاکہ کتاب زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہونچے اور وہ اس بیش بہا علمی خزانہ سے زیادہ سے زیادہ مستفید اور مستفیض ہو سکیں۔

یہ کتاب بھی اردو بیورو کے اشاعتی پروگرام کی ایک کڑی ہے۔ امید ہے کہ آپ کے علمی ادبی ذوق کے تسکین کا باعث بنے گی اور آپ کی ضرورت کو پورا کرے گی۔

فہمیدہ بیگم

ڈاکٹر فہمیدہ بیگم

ڈائرکٹر ترقی اردو بیورو

فہرست مضامین

اپنی بات	7
تمہید	9
پہلا باب: حروف کی تعریف اور تقسیم بہ اعتبار کارکردگی۔	11
دوسرا باب: اُردو کے حُروف کی تقسیم بہ اعتبار حروف تہجّی۔	53
تیسرا باب: سَب رَس کے حُروف کی تقسیم بہ اعتبار حروف تہجّی۔	63
چوتھا باب: سَب رَس کے حُروف کا لِسانی مطالعہ۔	69
فہرست کتابیات:	101

اپنی بات

مُلّا وجہی قطب شاہی دَور کا سب سے درخشاں ستارہ تھا۔ جس نے چار قطب شاہی تاجداروں کی بادشاہت دیکھی۔ سَب رَس مُلّا وجہی کے آخری دور کی تصنیف ہے۔ جو عبداللہ قطب شاہ کے دورِ حکومت میں بادشاہِ وقت کی فرمائش پر ۱۰۴۵؁ء میں لکھی گئی۔

بیجاپور اور گولکنڈہ کے حکمران علم وادب کے دِلدادہ تھے۔ اور علم وادب کی جتنی ترقی اس دور میں ہوئی شاید ہی کسی اور دور میں ہوئی ہوگی۔ اس دور میں نئے نئے اصناف وجود میں آئے۔ اسی دور کی برکتوں کا ایک ثمر سب رس ہے۔ جو اُردو کی سب سے پہلی ادبی نثری تصنیف مانی جاتی ہے اور ملا وجہی کا شاہکار ہے۔

دنیائے ادب میں سَب رس پہلی ادبی نثری تصنیف ہونے کی وجہ سے اہمیت رکھتی ہے اس کے باوجود اس پر جس نوعیت اور میعار کا کام ہونا چاہیے تھا نہیں ہوا ہے۔ اور جو تنقیدی مضامین لکھے گئے ہیں وہ تسلی بخش نہیں ہیں۔ ان کو پڑھنے کے بعد پھر بھی ایک تشنگی باقی رہتی ہے۔ خاص کر سب رس کے لسانی پہلو پر بہت کم روشنی ڈالی گئی ہے جس کا اندازہ ہمیں اس وقت ہوا جب کہ اس کتاب کو تفصیل سے پڑھنے کا موقع ایم۔ اے۔ کے پہلے سال میں ملا۔

جب میری شفیق استاد صدر شعبۂ اُردو ڈاکٹر فہمیدہ بیگم صاحبہ نے "سب رس کے حروف" پر تفصیل سے مقالہ لکھنے کی تحریک دی تو میں نے اسے فوراً قبول کر لیا۔ خوشی کی بات تو یہ تھی کہ ان کی نگرانی میں مقالہ تیار کرنا تھا۔

اس مقالے کی تیاری میں شروع سے آخر تک نہایت باقاعدگی سے

انہوں نے قدم قدم پر میری رہنمائی کی ہے۔ اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔ اس دوران وہ "کرناٹک اردو اکیڈیمی" کی چیرمین بھی منتخب ہوئیں۔ اس نئی ذمہ داری کو قبول کرنے کے بعد ان کی مصروفیات کئی گنا زیادہ ہوگئیں شعبۂ اردو کی اور اکیڈیمی کی ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے نبھاتے ہوئے اس عدیم الفرصت سال کے دوران جب بھی مجھے ان کے مشوروں کی ضرورت پڑی انہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے چند گھڑیاں وقف کرنے کے لیے کبھی تامل نہ کیا اور ہمیشہ شفقت سے پیش آئیں۔ اس موقع پر ان کا خلوصِ دل سے شکریہ ادا کرنا اپنا خوشگوار فریضہ سمجھتی ہوں۔

میرے اس مقالے میں سب سے پہلے اردو کے قواعدی حروف پر کارکردگی کے اعتبار سے بحث کی گئی ہے۔ اس کے بعد سب رس کے حروف کا لسانی جائزہ لیا گیا ہے۔ جس کے طریقۂ کار کی تفصیل بھی درج ہے۔ اس کے بارے میں اور کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھتی۔ کیونکہ مقالہ آپ کے سامنے ہے۔

ترقی اردو بیورو حکومتِ ہند اور دوسرے سبھی متعلقہ اراکین میرے شکریے کے حق دار ہیں جن کی علم دوستی کی وجہ سے یہ کتاب معرضِ اشاعت میں آسکی۔ اس میدان میں یہ میری اوّلین کوشش ہے ممکن ہے بہت سے گوشے تشنہ رہ گئے ہوں یا مختلف غلطیاں سرزد ہوئی ہوں اس لئے اہلِ علم حضرات سے گذارش ہے کہ ان فروگذاشتوں کی طرف توجہ دلائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان کی تصحیح کی جاسکے۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

آصفہ بیگم
بنگلور

تمہید

اُردو کی ابتداء سے لے کر آج تک زبان کی قواعد کئی حضرات نے لکھی مگر اس سلسلہ میں انگریزوں نے پہل کی۔ اُردو گرامر کی ابتدائی کوششوں میں اُن کا نام سرورق آتا ہے۔ گلکرسٹ شیکسپیئر۔ ڈنکن فوربس۔ پامر۔ سیل۔ پلیٹس (PLATTS) کی خدمات قابل قدر ہیں۔ ان کی خدمات کے بارے میں ڈاکٹر فہیدہ بیگم کا خیال ہے کہ :۔

"جب اردو کی گرامر کا مسئلہ درپیش ہوا تو ان کے پاس اپنی انگریزی زبان کی گرامر کے جو نمونے تھے ان سے استفادہ ناگزیر تھا۔ اور ہم ان سے یہ توقع رکھیں کہ یوروپین اسکالروں کی لکھی ہوئی کوئی گرامر اردو زبان کے تمام پہلوؤں سے بحث کرے گی۔ اور یہ بحث مکمل ہو گی کچھ ہوشمندی کی بات نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یوروپین اسکالروں نے اردو لغات اور قواعد کی ترتیب میں اپنے فہم وادراک کی رسائی سے بڑھ کر کوشش کی ہے۔ اور ان کی یہ خدمات قابل تحسین ہیں۔ مگر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ان کی قواعد میں انگریزی نما اُردو کے اصول پیش کیے گئے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں انھوں نے انگریزی زبان کے قواعد کے اصولوں پر اردو کو پرکھنے اور سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اور اردو زبان کا اپنا تجزیہ بہت کم کیا ہے۔ انہوں نے اُردو کے مزاج کو پوری طرح نہیں سمجھا۔ جس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ انہوں نے زبان خود سیکھی اور دوسروں کو سکھانے کی کوشش کی تو زبان کے تجزیے مطالعہ اور دلچسپی کی خاطر نہیں بلکہ ان کا مقصد صرف ہندوستانیوں سے ربط پیدا کرنا تھا۔ تاکہ امور سلطنت خوش اسلوبی سے سرانجام پا سکیں۔" [1]

---

[1] میسوری اردو ادب نے۔ صفحہ نمبر۔ ۲۲-۲۳۔ از۔ ڈاکٹر فہیدہ بیگم۔

آگے اور لکھا ہے :-

" لہٰذا انہوں نے صرف بنیادی زبان سکھانے کے لئے گرامر لکھی اور اپنی زبان کی گرامر کو کچھ شعوری اور کچھ غیر شعوری طور پر ذہن میں رکھا۔ یہ حقیقت اسی وقت واضح ہو سکتی ہے۔ جب یوروپین اسکالروں اور ہندوستانیوں کی لکھی ہوئی گراموں کا موازنہ اور مقابلہ کیا جائے۔ مثلاً ڈاکٹر عبدالحق نے اُردو میں ضمیر کی پانچ قسمیں بتائی ہیں۔

ضمیر شخصی۔ ضمیر موصولہ۔ ضمیر استفہامیہ۔ ضمیر اشارہ۔ ضمیر تنکیر۔ اور ڈنکن فوربس نے چار قسمیں بتائی ہیں۔

(PERSONAL PRONOUN), (DEMONSTRATIVE PRONOUN)

(POSSESIVE PRONOUN) , (INDEFINIT PRONOUN)

عبدالحق نے ضمیر کی پانچ حالتیں بتائی ہیں:-

۱) فاعلی۔ ۲) مفعولی۔ ۳) اضافی۔ ۴) صرفی ۵) طوری۔ اور ڈنکن فوربس نے آٹھ حالتیں مقرر کی ہیں:

(NOMINATIVE)(GENETIVE), (DETIVE), (ACCUSITIVE),

(ALTITIVE), (LOCATIVE), (AGENT), (BOCATIVE).

سرسری مقابلہ اتنا فرق پیش کرتا ہے تو تفصیل میں کیا کیا نہ نظر آئے گا۔ اور تفصیل کی باریکیاں بڑی پیچیدہ اور اُلجھی ہوئی ہیں۔" [1]

اسی طرح اُردو کے حروف کے بارے میں بھی اب تک نہ تو کوئی تفصیلی تحقیق اور نتیجہ خیز کام ہوا ہے اور نہ ہی یہاں اس کام کا بیڑہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ فی الوقت اپنی ضرورت کے لیے میں نے منتخب اردو قواعدوں سے استفادہ کر کے اردو کے حروف کا انتخاب کیا ہے۔ جس کے حوالے سے سب رس کے حروف کا لسانی مطالعہ کیا جا رہا ہے۔

---

[1] میسوری اُردو اور نے از ڈاکٹر فہمیدہ بیگم۔ صفحہ نمبر۔ ۲۵-۲۶-

پہلا باب

حُروف کی تعرِیف اَور تقسیم بَہ اعتبار کارکردَگی

حروف کی تعریف دنیا کی تقریباً ہر زبان میں حروف پائے جاتے ہیں کیوں کہ اس کے بغیر عبارت بے ربط ہو جاتی ہے۔ عبارت میں ربط و تسلسل پیدا کرنے کے لیے یہ بے حد ضروری ہیں۔ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ یہ اصل میں کیا ہیں۔ مختلف قواعد نویسوں کے نظریات کو پیش کیا جا رہا ہے۔

قواعدی حروف کی تعریف مختلف قواعد نویسوں نے اپنے اپنے ڈھنگ سے کی ہے۔ چوں کہ حروف کی فہرست کی تیاری میں مصباح القواعد۔ جامع القواعد۔ قواعدِ اردو۔ اور اردو صرف سے استفادہ کیا ہے۔ اس لیے حروف کی تعریف میں صرف ان چار قواعد نویسوں کے بیانات پیش کیے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے حروف کی تعریف یوں کی ہے :۔

"حروف وہ غیر مستقل الفاظ ہیں جو تنہا بولنے یا لکھنے میں کوئی خاص معنی پیدا نہیں کرتے۔ جب تک کسی دوسرے جملے میں یا دوسرے الفاظ کے ساتھ استعمال نہ ہوں" [1]

ڈاکٹر غلام مصطفٰی یوں رقم طراز ہیں :۔

"حروف کی اہمیت یہ ہے کہ اس سے ربط درست ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض جملے حروف کے بغیر بھی تکمیل پاتے ہیں۔ (مثلاً "ہم آئے آپ گئے") لیکن بیشتر جملوں میں حروف کی ضرورت پیش آتی ہے" [2]

فتح محمد خاں کا کہنا یہ ہے :۔

"کہ وہ اکیلا کچھ معنی نہیں دیتا مگر حقیقت میں وہ بڑے کام اور بڑے فائدے کی چیز ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ حروف کے بغیر اسم اور فعل دونوں بے کار ہیں۔ یہ نہ ہو تو کلام بے لطف بلکہ بے معنی ہو جائے" [3]

ڈاکٹر محمد انصار اللہ فرماتے ہیں :۔

" حروف ان لفظوں کو کہتے ہیں جو معنی کے لحاظ سے مکمل نہ ہوں اور اپنے

---

[1] قواعدِ اردو۔ صفحہ نمبر۔ ۱۶۷۔

[2] جامع القواعد۔ " "۔ ۱۲۳۔

[3] مصباح القواعد۔ " "۔ ۲۳۷۔

معنی کے لیے دوسرے کے محتاج ہوں۔" [1]

غرض ان بیانات سے حرف کیا ہے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے اور اس کی اہمیت اور افادیت پر روشنی پڑتی ہے۔

حروف کی تقسیم حروف کی تقسیم ان قواعد نویسوں نے الگ الگ ڈھنگ سے کی ہے۔ عبدالحق نے حروف کو چار بڑی قسموں میں بانٹا ہے۔

۱) ربط۔ ۲) عطف۔ ۳) تخصیص۔ ۴) فجائیہ۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نے متعلقہ کلموں میں بہ اعتبار تغیر کے دو بڑی اقسام میں بانٹا ہے۔

۱) عاملہ اور ۲) غیر عاملہ۔

حروف عاملہ کی تعریف یوں کی ہے:۔

"بعض حروف متعلقہ کلموں میں تغیر پیدا کر دیتے ہیں۔ انھیں حروف عاملہ یا حروف مغیرہ کہتے ہیں۔ مثلاً علامتِ فاعل نے علامتِ مفعول کو، علامت اضافت، حروف جار" [2]

اور حروف غیر عاملہ کی تعریف یہ ہے:۔

"دیگر حروف جو تغیر کا یہ عمل متعلقہ کلموں پر جاری نہیں کرتے ہیں حروف غیر عاملہ کہلاتے ہیں۔ مثلاً کلماتِ عطف، کلماتِ طبعی وغیرہ" [3]

فتح محمد خاں نے بہ اعتبار کارکردگی (FUNCTION) کے حروف کی کئی قسمیں بتائی ہیں۔ جیسے جر کے حروف، عطف کے حروف، اضراب کے حروف، تردید کے حروف، استدراک کے حروف، اضافت کے حروف، نفی کے حروف۔ حرف بیان، علّت کے حروف وغیرہ۔

محمد انصار اللہ نے حروف کو بناوٹ کے لحاظ سے اور معنی و محلِ استعمال کے لحاظ سے تقسیم کیا ہے۔ بناوٹ کے لحاظ سے دو اقسام میں بانٹا ہے۔

۱) مفرد ۲) مرکب

---

[1] اُردو صرف صفحہ نمبر۔ ۹۳۔

[2] جامع القواعد۔ " " ۱۲۳۔

[3] جامع القواعد۔ " " ۱۲۳

مفرد حرف کی تعریف کے سلسلے میں فرماتے ہیں :۔

" وہ حرف ہیں کہ جب کسی اسم یا فعل کے ساتھ آتے ہیں تو اس کی حالت کو ظاہر کرتے ہیں ۔ اور اپنے معنی کے لیے مزید کسی حرف کے محتاج نہیں ہوتے ہیں۔ جیسے۔ کا۔ کی۔ کے۔ نے۔ سے۔ میں۔ پر۔ کو۔ وغیرہ" [1]

اور مرکب حروف کی تعریف میں یوں رقم طراز ہیں :۔

" وہ حروف ہیں جو ایک سے زائد حرفوں سے مل کر بنتے ہوں یا اپنے معنی کی تکمیل کے لیے کسی دوسرے حرف یا اسم کے محتاج ہوں۔ اکثر اسم ظرف اور اسم اشارہ و مقدار اسی قسم کے تحت آتے ہیں۔" [2]

اور معنی اور محل استعمال کے لحاظ سے چار قسمیں مقرر کی ہیں ۔

۱) حرفِ ربط ۔ ۲) حرفِ عطف ۔ ۳) حرفِ تخصیص ۔ ۴) حرفِ فجائیہ ۔

ان چاروں قواعد نویسوں نے حروف کے عنوان اور ذیلی تقسیم کے تحت جن جن قواعدی حروف کو داخل و خارج کیا ہے ۔اس کی تفصیل تقابلی خاکوں کے ذریعے پیش کی جا رہی ہے۔ جو معلومات میں اضافہ کرتی اور ذہن کو متحرک کرتی ہے ۔ خاکہ کے تعلق سے تحریر ہے کہ اگر کسی قواعد نویس کے ہاں جب قواعدی حرف شامل ہے تو اسے " ✓ " کے نشان سے ظاہر کیا ہے۔ اور اگر حذف ہے تو " × " استعمال کیا ہے۔

حروفِ ربط

حروفِ اضافت	عبدالحق	انصاراللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفےٰ
کا	✓	✓	×	✓
کے	✓	✓	×	✓
کی	✓	✓	×	✓

[1] اردو صرف ۔ صفحہ نمبر ۔ ۹۴

[2] اردو صرف ۔ " " ۹۴

حروفِ اضافت وہ ہیں جو اسم یا ضمیر کے ساتھ مل کر حالت اضافی کا پتہ دیتے ہیں۔ عبدالحق۔ انصاراللہ۔ اور غلام مصطفےٰ نے 'کا'، 'کے'، 'کی' کو حروف اِضافت قرار دیا ہے۔ لیکن فتح محمد خاں انھیں علاماتِ اضافت قرار دیتے ہیں۔ اور اُن کا بیان یہ ہے :۔

"ہمارے نزدیک ان کو حروف اضافت کی جگہ علاماتِ اضافت کہنا چاہیے۔ اس لیے کہ جس طرح را۔ رے۔ ری۔ اور نا۔ نے۔ نی۔ اضافت کی علامتیں ہیں اِسی طرح یہ ہیں۔ اور معلوم ہے کہ حرف ہمیشہ ایک جداگانہ لفظ ہوتا ہے۔ اور یہ الفاظ سے علیٰحدہ نہیں ہوتیں یہ [1]

اس سلسلے میں انصاراللہ فرماتے ہیں :۔

"بعض ضمیروں کے جزو کی حیثیت سے ان کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ جیسے نا۔ نے۔ نی۔ اپنا۔ اپنے۔ اپنی۔ میں اور۔ را۔ ری۔ رے۔ میرا۔ میری میرے۔ تیرا۔ تیری۔ تیرے۔ اور ہمارا تمہارا وغیرہ میں اور بعض الگ الگ آتے ہیں۔ یعنی کا۔ کے۔ کی" [2]

را۔ رے۔ ری۔ اور نا۔ نی۔ نے۔ دراصل علاماتِ اضافت یا ضمیر کے جزو کی حیثیت سے استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن کا۔ کے۔ کی۔ کسی دوسرے لفظ کے جز کی حیثیت سے استعمال نہیں ہوتے۔ یہ جداگانہ حرف ہیں۔ اور الفاظ کے ساتھ الگ آتے ہیں۔ جیسے اس کا۔ ان کا۔ اس کی۔ ان کی۔ اس کے۔ ان کے۔ وغیرہ۔

	عبدالحق	انصاراللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفےٰ
علامتِ فاعل نے	✓	✓	×	✓

عبدالحق۔ انصاراللہ۔ اور غلام مصطفےٰ نے علامتِ فاعل "نے" کو حرف ربط میں شمار کیا ہے۔ لیکن فتح محمد خاں نے اسے حرفِ ربط میں شمار نہیں کیا ہے۔ انہوں نے

[1] مصباح القواعد۔ صفحہ نمبر۔ ۲۴۹

[2] اردو صرف۔ " ۹۶

اس کا ذکر علم صرف میں "فاعل" اور "مفعول" میں اس طرح کیا ہے:

"فعل متعدی کی ایک یہ بھی شناخت ہے کہ کلام میں ماضی مطلق کے فاعل کے بعد 'نے' آتا ہے۔" [1]

اُن کا کہنا درست ہے کہ "نے" فعل متعدی کی ایک شناخت ہے اسے ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ 'نے' صرف فعل متعدی کے جملوں میں آتا ہے۔ لیکن یہ حرفِ ربط بھی ہے۔ اس لیے اس کا شمار حرفِ ربط میں کیا جا سکتا ہے:-

	عبدالحق	انصاراللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
علامتِ مفعول کو	✓	✓	✓	✓
" سے	✓	×	✓	✓
" تک	✓	×	×	✓
پر	✓	×	×	×
میں	✓	×	×	×
تئیں	✓	×	✓	×
یے	×	×	×	✓
یں	×	×	×	✓

عبدالحق نے یائے مجہول و نونِ غنہ کو علاماتِ مفعول میں شمار نہیں کیا ہے۔ انہیں صرف غلام مصطفیٰ نے علاماتِ مفعول میں شمار کیا ہے۔ انصار اللہ نے حرفِ 'کو' کو علامتِ مفعول میں شمار کیا ہے۔ سے۔ تک۔ پر اور میں کو ظرف کے مفرد حرف میں شمار کیا ہے۔ فتح محمد خاں نے اس کا بیان یعنی کو۔ سے تئیں کو "فصل حرف" میں شمار نہیں کیا بلکہ "مفعول بہ" میں کیا ہے۔ غلام مصطفیٰ کو۔ سے۔ تک۔ یے۔ یں۔ کو علاماتِ مفعول قرار دیتے ہیں۔ "پر اور میں" کو انہوں نے حروفِ جار میں شمار کیا ہے۔

---

[1] مصباح القواعد۔ صفحہ نمبر۔ ۳۱

حروف جار	عبدالحق	انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفےٰ
میں	×	×	✓	✓
پر	×	×	✓	✓
پہ	×	×	✓	✓
سے	×	×	✓	✓
تک	×	×	✓	✓
آگے	×	×	×	✓
سامنے	×	×	×	✓
روبرو	×	×	×	✓
طرف	×	×	×	✓
سمت	×	×	×	✓
جانب	×	×	×	✓
نزدیک	×	×	×	✓
پاس	×	×	×	✓
قریب	×	×	×	✓
لیے	×	×	✓	✓
واسطے	×	×	✓	✓
مارے	×	×	×	×
تلک	×	×	✓	×
اوپر	×	×	✓	×
بیچ	×	×	✓	×
اندر	×	×	✓	×
درمیان	×	×	✓	×
سمیت	×	×	✓	×

بن	×	×	✓	×
جز	×	×	✓	×
بجز	×	×	✓	×
سوا	×	×	✓	×
بدوں	×	×	✓	×
جوں	×	×	✓	×
طرح	×	×	✓	×
مانند	×	×	✓	×

عبدالحق نے حروف ربط میں حروف جر کی الگ تقسیم نہیں بنائی ہے بلکہ دوسرے حروف جو حروف ربط کا کام دیتے ہیں ان کا ذکر بغیر کسی تقسیم کے ایسے ہی کر دیا ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

پاس۔ تلے۔ پیچھے۔ آگے۔ بیچ۔ سمیت۔ اوپر۔ نیچے۔ باہر۔ لیے۔ ساتھ سنگ۔ مارے۔ اور فارسی و عربی کے الفاظ جو حروفِ ربط کا کام دیتے ہیں وہ یہ ہیں۔

بغیر۔ اندر۔ نزدیک۔ باعث۔ واسطے۔ سبب۔ سوا۔ طرح۔ نسبت۔ بجا۔ موجب۔ پیش۔ قبل۔ گرد۔ درمیان۔

مندرجہ بالا حروف اضافی حالت کے ساتھ آتے ہیں۔ اور ان میں سے بیشتر حروف کی نشان دہی ہم حروف جار میں کر سکتے ہیں۔

محمد انصار اللہ نے اوپر۔ اندر۔ نیچے۔ باہر۔ بیچ۔ واسطے۔ درمیان۔ پہلے۔ بعد۔ آگے۔ پیچھے۔ دور۔ قریب۔ نزدیک۔ سامنے۔ پاس۔ دائیں۔ برابر اور قبل کو ظرف کے حروف میں وہ حروف جو دوسرے حروف کی موجودگی چاہتے ہیں ان میں رکھا ہے۔

عبدالحق اور انصار اللہ کے ہاں فرق صرف یہی ہے کہ انھوں نے حروف جر کی الگ تقسیم نہیں کی ہے۔ جبکہ غلام مصطفےٰ اور فتح محمد خاں نے ان کی الگ تقسیم حروف جار یا جر کے عنوان سے کی ہے اور ان تمام حروف کو جو" اسم یا ضمیر کا تعلق

اسمِ فعل یا شبہ فعل یا متعلق فعل یا صفت کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں۔"[1] حروفِ جار میں شمار کیا ہے۔ بہر صورت تقسیم کے لحاظ سے ان چاروں میں تھوڑا بہت فرق پایا جاتا ہے۔ لیکن بنیادی طور پر یہ تمام حروف ربط ہی ہیں۔

حروفِ عطف یا وصل	عبدالحق	محمد انصاراللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفےٰ
اور	✓	✓	✓	✓
و	✓	✓	✓	✓
پھر	×	×	✓	✓
کر	×	×	✓	✓
کے	×	×	✓	✓
یا	✓	✓	×	×
کہ	✓	✓	×	×
بلکہ	×	✓	×	×
کیا کیا	✓	×	×	×

عبدالحق اور انصاراللہ نے پھر۔ کر۔ کے۔ کو حروفِ وصل میں شمار نہیں کیا ہے۔ عبدالحق نے 'کیا' کو حروفِ وصل میں شمار کیا ہے۔ جب کہ دوسروں نے اسے حروفِ استفہام میں شامل کیا ہے۔ 'بلکہ' کو عبدالحق فتح محمد خاں اور غلام مصطفےٰ نے حروفِ تردید میں شمار کیا ہے۔ صرف انصاراللہ نے اسے حروفِ وصل میں رکھا ہے۔

---

[1] جامع القواعد۔ صفحہ نمبر۔ ۱۳۶۔

حروفِ تردید	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفےٰ
نہ نہ	✓	×	×	×
خواہ	✓	×	✓	✓
چاہے	✓	×	×	✓
یا یا	✓	×	×	×
یا	×	×	✓	✓
یا تو	×	×	✓	✓
چاہو	×	×	✓	✓
کہ	×	×	✓	✓

حروف تردید میں بیانیہ 'کہ' کا استعمال 'یا' کی بجائے ہے۔ جیسے وہ جھوٹا ہے کہ سچا۔ اور 'چاہو' کثرت سے استعمال نہیں ہوتا۔ یہ چاہے کی قدیم شکل ہے۔ جدید اور فصیح اُردو میں 'چاہو' کی بجائے 'چاہے' کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے۔ دوسرے حروف میں 'نہ' کو تردید کے لیے عبدالحق نے رکھا ہے۔ فتح محمد خاں اور غلام مصطفےٰ کے ہاں اس کا ذکر نہیں ہے۔ انصار اللہ نے حروف عطف میں حروف تردید کی ذیلی قسم نہیں قائم کی ہے۔

حروف استدراک	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفےٰ
پر	✓	×	✓	✓
لیکن	✓	×	✓	✓
بلکہ	✓	×	×	✓
مگر	×	×	✓	✓
مگر ہاں	×	×	✓	×
پہ	×	×	✓	✓

حروف استدراک	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
ولیکن	×	×	✓	×
وے	×	×	✓	×
لیک	×	×	✓	×
ولیک	×	×	✓	×
اِلا	×	×	✓	×
سِوا	×	×	✓	×
البتہ	×	×	✓	✓
اگرچہ	×	×	×	×
گو	×	×	×	×
سو	×	×	×	×

ولیکن۔ وے۔ لیک۔ ولیک۔ یہ چاروں لیکن کی قدیم شکلیں ہیں جو متروک ہو چکی ہیں۔ جدید اردو میں ان کا استعمال نہیں ہوتا۔ انصار اللہ کے ہاں حروف عطف میں حروف استدراک کا ذکر نہیں ملتا۔ پر۔ مگر۔ اور لیکن کو وہ حروف استثنا میں شمار کرتے ہیں۔

حروف استثنا	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
مگر	✓	✓	×	✓
الا	✓	✓	×	✓
بجز	×	✓	×	✓
لیکن	×	✓	×	×
سوائے	×	✓	×	×
ماورا	×	✓	×	×
پر	×	✓	×	×

سوا	×	×	✓	×
جز	×	×	✓	×
باستثنار	×	×	×	✓

عبدالحق نے صرف 'اگر' اور 'الا' کو حروف استثنار میں رکھا ہے۔ جیسا کہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے۔ انصاراللہ نے 'لیکن' اور 'پر' کو حروف استدراک کی بجائے حروف استثنار میں شمار کیا ہے۔ اور فتح محمد خاں نے 'سوا' اور 'جز' صرف ان دو حروف کو استثنار میں شمار کیا ہے۔ غلام مصطفیٰ نے 'باستثنار' کو بھی حروف استثنار میں شمار کیا ہے۔ جس کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔

حروف علت	عبدالحق	محمد انصاراللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
سو	✓	×	×	×
پس	✓	×	×	×
اس لیے	✓	✓	×	×
لہذا	✓	✓	×	✓
بنا	✓	✓	×	×
بریں	✓	✓	×	×
کیوں کہ	✓	×	✓	✓
اس واسطے	×	✓	×	×
تاکہ	✓	✓	✓	✓
مبادا	✓	✓	✓	×
اس لیے کہ	×	×	✓	✓
اس واسطے کہ	×	×	✓	✓
کہ	×	×	✓	✓

کہ تا	×	×	✓	×
تا	✓	×	✓	×

حروفِ شرط	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
جو	✓	✓	✓	✓
اگر	✓	✓	✓	✓
گر	×	×	✓	✓
جب	×	×	✓	✓
جب جب	×	×	✓	×
جس وقت	×	×	✓	×
جس دم	×	×	✓	×
چوں کہ	×	×	✓	✓
جو کہ	×	×	✓	×
جب کہ	×	×	✓	×
جونہی	×	×	✓	✓
جوں جوں	×	×	✓	×
اگرچہ	×	×	✓	✓
ہرچند	×	×	✓	✓
ہرچند کہ	×	×	✓	×
گو	×	×	✓	✓
گو کہ	×	×	✓	✓
بس کہ	×	×	✓	✓
ازبسکہ	×	×	✓	✓
بس	×	×	✓	×
ازبس	×	×	✓	×

جب تک	×	×	✓	×
جس وقت تک	×	×	✓	×
تاوقتیکہ	×	×	✓	✓
تا	×	×	✓	×
تاکہ	×	×	✓	×
ازانجاہ	×	×	✓	×
ہرگاہ	×	×	✓	×
خواہ	×	×	✓	×
کیوں نہ	×	×	✓	×
نہیں	×	×	✓	×
نہیں تو	×	×	✓	✓
دگرنہ	×	×	✓	✓
ورنہ	×	×	✓	✓
باوجودیکہ	×	×	×	✓
باآنکہ	×	×	×	✓

حروف جزا	عبدالحق	انصاراللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفٰے
ورنہ	✓	✓	×	×
نہیں تو	✓	✓	×	×
تو	✓	✓	✓	✓
خواہ	×	✓	×	×
چاہے	×	✓	×	×
یا تو	×	✓	×	×
تب	×	×	✓	✓
سو	×	×	✓	✓

لیکن	×	×	✓	✓
ولیکن	×	×	✓	×
ولے	×	×	✓	×
مگر	×	×	✓	✓
پر	×	×	✓	✓
پہ	×	×	✓	×
الا	×	×	✓	✓
تو بھی	×	×	✓	×
پھر	×	×	✓	×
تو پھر	×	×	✓	×
پھر بھی	×	×	✓	✓
تاہم	×	×	✓	✓
اس لیے	×	×	✓	✓
اس واسطے	×	×	✓	✓
اسی لیے	×	×	✓	✓
اسی واسطے	×	×	✓	✓
لہذا	×	×	×	✓
کہ	×	×	×	✓

حروف بیانی یا بیانیہ	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
کہ	✓	×	✓	✓

انصار اللہ نے حروف بیانیہ 'کہ'، کو حروف وصل یا عطف میں رکھا ہے۔ جب کہ 'کہ' حروف وصل بھی ہے اور بیانیہ 'کہ'، میں بھی اس کا شمار ہوتا ہے۔

حروف اضراب	عبدالحق	محمد انصاراللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفےٰ
بلکہ	×	×	✓	✓
کہ	×	×	✓	✓

عبدالحق اور محمد انصاراللہ کے ہاں حروف عطف میں حروف اضراب کی الگ تقسیم نہیں پائی جاتی۔ "بلکہ" کو عبدالحق نے حروف استدراک میں شمار کیا ہے۔ اور محمد انصاراللہ نے اسے حروف وصل میں شمار کیا ہے۔ فتح محمد خاں اور غلام مصطفےٰ کے ہاں حروف اضراب کی ایک الگ تقسیم پائی جاتی ہے۔ اور غلام مصطفےٰ نے حروف اضراب کو حروف عطف کی ذیلی تقسیم قرار دیا ہے۔

محمد انصاراللہ نے حروف تاکید کو حروف عطف کی ذیلی تقسیم بتائی ہے۔ عبدالحق نے حروف تاکید کو حصر و تخصیص کے حروف میں رکھا ہے۔ چوں کہ حروف عطف سے زیادہ حصر و تخصیص کا کام دیتے ہیں اس لیے ان کا بیان حروف تخصیص میں کرنا بہتر ہوگا۔ اس کے علاوہ عبدالحق نے حروف مقابلہ جیسا۔ جیسے اور گویا کو حروف عطف میں رکھا ہے ۔

حروفِ تخصیص

حروف حصر و تخصیص	عبدالحق	محمد انصاراللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفےٰ
ہی	✓	✓	✓	✓
تو	✓	×	×	✓
بھی	✓	×	×	×
ہو	✓	×	×	×
صرف	×	×	✓	✓
محض	×	×	✓	✓
فقط	×	×	✓	✓

تنہا	×	×	✓	✓
بس	×	×	✓	✓
یہی	×	×	✓	✓
خالی	×	×	✓	✓
اک	×	×	✓	✓
آپ	×	×	✓	✓
خود	×	×	✓	✓
اکیلا	×	×	✓	✓
اکیلی	×	×	×	✓
اکیلے	×	×	×	✓
نرا	×	×	×	✓
نری	×	×	×	✓
نرے	×	×	×	✓

عبدالحق نے حروف تخصیص میں صرف 'ہی'۔ 'تو'۔ 'بھی' اور 'ہو' کو شمار کیا ہے۔ حروف تخصیص میں ذیلی قسم نہیں بنائی ہے۔ اور 'ہی' کا استعمال اسما ر ضمائر، اور حروف کے ساتھ بحیثیتِ جز کا تفصیلی خاکہ بھی بتایا ہے۔ محمد انصار اللہ حروف ایجاب 'ہاں'، 'جی'۔ 'جی ہاں'، اور نفی کے حروف 'نہ'، 'نہیں' اور 'مت' کو بھی حروف تخصیص میں شامل کیا ہے۔ اس کے علاوہ حروف تخصیص کی ذیلی قسموں میں حروف استفہام حروف تشبیہ کو بھی شمار کیا ہے۔ اس لیے ان کا ذکر الگ الگ حروف ایجاب۔ حروف نفی۔ حروف استفہام۔ حروف تمنا اور حروف تشبیہ میں ہوگا۔

غلام مصطفےٰ نے حروف غیر عاملہ میں حروف عطف اور سترہ (۱۷) ذیلی قسمیں بنائی ہیں۔ وہ یہ ہیں :۔

۱۔ کلماتِ حصر و تخصیص۔ ۲۔ حروفِ تاکید۔ ۳۔ کلماتِ قسم۔ ۴۔ حروفِ تشبیہ و مثال۔ ۵۔ کلماتِ تفریح۔ ۶۔ کلماتِ خلاصۂ کلام۔ ۷۔ کلماتِ ندا۔ ۸۔ کلماتِ جواب۔

۹۔ کلماتِ ایجاب۔ ۱۰۔ حرفِ تفسیر۔ ۱۱۔ کلماتِ تحقیق۔ ۱۲۔ کلماتِ تمنّا۔ ۱۳۔حروف شک وظن ۔۱۴۔ حروف تزئینِ کلام۔ ۱۵۔ حروفِ مناجات۔ ۱۶۔کلمات طبعی۔ ۱۷۔ حروف استفہام۔ ان میں کلمات حصر وتخصیص ایک ذیلی قسم ہے۔ اور پھر کلمات طبعی کی آٹھ ذیلی قسمیں بنائی ہیں۔ عبدالحق کلمات طبعی اور کلمات ندا کو حروف فجائیہ میں شمار کرتے ہیں۔ محمد انصاراللہ نے بھی حروف فجائیہ کی جو تقسیم بنائی ہے اس میں دراصل کلمات طبعی کو ہی شمار کیا ہے۔

جس طرح عبدالحق محمد انصاراللہ اور غلام مصطفیٰ نے حروف کو بڑی قسموں (MAIN DIVISION) اور ذیلی قسموں (SUB DIVISION) میں بانٹا ہے۔ اس طرح کی تقسیم فتح محمد خاں کے ہاں نہیں ملتی۔ انھوں نے تمام حروف کو بہ اعتبار کارکردگی کے چوالیس (۴۴) قسموں میں بانٹا ہے۔ پہلے پیش کیے ہوئے اور آگے آنے والے تقابلی خاکوں میں ضرورت کے مطابق فتح محمد خاں کے تقسیم کیے ہوئے حروف کو رکھا گیا ہے:۔

حروف تاکید	عبدالحق	محمد انصاراللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
چناں چہ	×	✓	×	×
البتہ	×	✓	×	×
ضرور	×	✓	✓	✓
زنہار	×	✓	✓	×
ہرگز	×	✓	✓	✓
خبردار	×	✓	×	×
بھی	×	×	✓	✓
ہاں	×	×	×	✓
پر	×	×	×	✓
بے شک	×	×	×	✓
بے شبہ	×	×	×	✓

ضرور بالضرور	×	×	✓	×
مقرر	×	×	✓	×
کبھی	×	×	✓	×
بھول کر	×	×	✓	×
کانوں کان	×	×	✓	×
مطلق	×	×	✓	×
مطلقاً	×	×	✓	×
اصلاً	×	×	✓	×
سب کے سب	×	×	✓	×
سب	×	×	✓	×
سبھی	×	×	✓	×
تمام	×	×	✓	×
کل	×	×	✓	×
کلہم	×	×	✓	×
سراسر	×	×	✓	×
سراپا	×	×	✓	×
سرتاپا	×	×	✓	×
سربسر	×	×	✓	×
ہوبہو	×	×	✓	×
بعینہٖ	×	×	✓	×
عین مین	×	×	✓	×
آپ	×	×	✓	×
خود	×	×	✓	×

عبدالحق کے ہاں حروفِ تاکید کی الگ تقسیم نہیں ملتی۔ انھوں نے حصر و تخصیص کے حروف کو حروفِ تاکید کا نام دیا ہے۔

قسم کے حروف	عبدالحق	محمد انصاراللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
قسم	×	×	✓	✓
بہ خدا	×	×	✓	✓
واللہ	×	×	✓	✓
سوگند	×	×	✓	✓
سوں	×	×	×	✓
حقّا	×	×	×	✓

عبدالحق اور محمد انصاراللہ کے ہاں حروف قسم کا ذکر نہیں ہے۔ فتح محمد خاں اور غلام مصطفیٰ نے سوگند کو بھی حروف قسم قرار دیا ہے۔ یہ جدید اُردو میں متروک ہے۔ صرف ہندی میں قسم کے لیے مروج ہے۔ "سوں" بھی قسم کی متروک شکل ہے۔

حروف تشبیہ و مثال	عبدالحق	محمد انصاراللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
سا	×	✓	✓	✓
سی	×	×	✓	✓
سے	×	×	✓	✓
کا سا	×	×	✓	✓
کا سی	×	×	✓	✓
کا سے	×	×	✓	✓
ایسا	×	✓	✓	✓
ویسا	×	✓	✓	✓
جیسا	×	✓	✓	✓
ایسی	×	×	✓	✓
ویسی	×	×	✓	✓

جیسی	×	×	✓	✓
ایسے	×	×	✓	✓
ویسے	×	×	✓	✓
جیسے	×	×	✓	✓
جوں	×	×	✓	✓
مانند	×	✓	✓	✓
طرح	×	×	✓	✓
گویا	×	×	✓	✓
مثل	×	×	×	✓
مثال	×	×	✓	✓
آسا	×	×	×	✓
بجنسہ	×	✓	×	×
موافق	×	✓	×	×
مطابق	×	✓	×	×
مردانہ	×	✓	×	×
عامیانہ	×	✓	×	×
سوقیانہ	×	✓	×	×
بساں	×	×	×	✓
برنگ	×	×	×	✓
مانا	×	×	×	✓
نمط	×	×	×	✓
نمن	×	×	×	✓
صورت	×	×	×	✓
یوں	×	×	×	✓
اس طرح سے	×	×	×	✓

بعینہ	×	✓	×	✓
ہو بہو	×	×	×	✓
عین مین	×	×	×	✓
مثلاً	×	×	✓	×

عبدالحق نے حروفِ تشبیہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔ محمد انصار اللہ نے "انہ" لاحقہ کی صورت میں جیسے مردانہ۔ عامیانہ۔ سوقیانہ کو بھی حروفِ تشبیہ قرار دیا ہے۔ اُن کے ہاں صرف حروف تشبیہ کا ذکر ملتا ہے۔ حروف مثال کا ذکر نہیں پایا جاتا۔ فتح محمد خاں نے حروف تشبیہ اور مثال کی دو الگ قسمیں بنائی ہیں۔ اور حروف مثال میں انہوں نے صرف "جیسے" اور "مثلاً" کو حروف مثال قرار دیا ہے۔ غلام مصطفیٰ نے حروف تشبیہ و مثال کو ملا کر ایک ہی تقسیم میں رکھا ہے۔ اور اُن کے کہنے کے مطابق بسان۔ برنگ۔ مانا۔ نمط۔ نمن اور صورت صرف نظم میں استعمال ہوتے ہیں۔

حروف تفریع	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
تو	×	×	✓	✓
پس	×	×	✓	✓

عبدالحق اور انصار اللہ کے ہاں حروف تفریع کا ذکر نہیں ملتا۔

حروف خلاصۂ کلام	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
مختصر	×	×	×	✓
المختصر	×	×	✓	✓
قصۂ مختصر	×	×	✓	✓
غرض	×	×	✓	✓
غرضیکہ	×	×	×	✓

الغرض	×	×	✓	✓
سخن کوتاہ	×	×	✓	✓
قصہ کوتاہ	×	×	✓	✓
خلاصہ	×	×	×	✓
القصہ	×	×	✓	×
حروف تفسیر				
یعنی	×	×	✓	✓

حروف خلاصۂ کلام اور حروف کا ذکر عبدالحق اور محمد انصار اللہ نے نہیں کیا ہے۔ صرف فتح محمد خاں اور غلام مصطفیٰ کے ہاں اس کا ذکر ملتا ہے۔ اور صرف ایک حرف "یعنی" پر موقوف ہے۔

کلمات تحقیق	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
بے شک	×	×	✓	✓
بلاشک	×	×	✓	✓
بلاشبہ	×	×	×	✓
بے گماں	×	×	✓	✓
بے شبہ	×	×	×	✓
یقیناً	×	×	✓	✓
قطعاً	×	×	✓	✓
ضرور	×	×	✓	✓
تحقیق	×	×	✓	✓
مقرر	×	×	✓	✓

بالیقین	×	×	×	✓
فی الحقیقت	×	×	×	✓
لاجرم	×	×	✓	×
لامحالہ	×	×	✓	×
ہو نہ ہو	×	×	✓	×
البتہ	×	×	✓	✓

عبدالحق اور محمد انصار اللہ کے ہاں کلمات تحقیق نہیں پائے جاتے۔

کلمات تمنا	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
کاش	×	✓	✓	✓
کاش کے	×	✓	✓	✓
اے کاش	×	×	✓	✓

عبدالحق کے ہاں اس قسم کے کوئی حروف نہیں پائے جاتے۔ البتہ محمد انصار اللہ کے ہاں پائے جاتے ہیں۔ اور انھوں نے اسے حروف تخصیص کی ذیلی قسم بتائی ہے۔

حروف شک وظن	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
شاید	×	✓	✓	✓
مگر	×	×	✓	✓
ممکن ہے	×	✓	×	✓
مشکل سے	×	×	×	✓
ظن غالب کے حروف				
غالباً	×	×	✓	✓
ہو نہ ہو	×	×	✓	×

عبدالحق کے ہاں نہ حروفِ شک ظن کا ذکر ملتا ہے نہ ظن غالب کے حرف کا ذکر۔ محمد انصار اللہ کے ہاں صرف حرفِ شک کا ذکر ملتا ہے۔ جسے انھوں نے حروف حصر و تخصیص کی ذیلی قسم بتائی ہے۔ فتح محمد خاں۔ غلام مصطفیٰ کے ہاں حرف شک ظن اور ظن غالب دونوں ملتے ہیں۔

حروف تزئین کلام	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
بھلا	×	×	✓	✓
اچھا	×	×	✓	✓
بارے	×	×	✓	✓
ہاں	×	×	✓	✓
آخر	×	×	✓	✓
لو	×	×	✓	✓
اے لو	×	×	×	✓
آؤ	×	×	✓	✓
آؤ نا	×	×	×	✓
ابے	×	×	×	✓
ادہی	×	×	×	✓
اے ہے	×	×	×	✓
بس	×	×	✓	×
تو	×	×	✓	×
بھی	×	×	✓	×
نہ	×	×	✓	×
سہی	×	×	✓	×

عبدالحق اور محمد انصار اللہ کے ہاں حروف تزئین کا ذکر نہیں ملتا۔

حروف مفاجات	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
ناگہاں	×	×	✓	✓
ناگاہ	×	×	✓	✓
اچانک	×	×	✓	✓
دفعتاً	×	×	✓	✓
یک لخت	×	×	✓	✓
یک دم سے	×	×	✓	✓
یکبار	×	×	✓	✓
یکبارگی	×	×	✓	✓
اتفاقاً	×	×	✓	✓
یکایک	×	×	✓	✓
ایک بیک	×	×	✓	✓
کہ	×	×	×	×
جو	×	×	×	×

عبدالحق اور انصار اللہ کے ہاں ان کا ذکر نہیں ہے۔

حروفِ استفہام	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
آیا	×	×	✓	✓
کیا	×	✓	✓	✓
کوئی	×	×	×	✓
کوئے	×	✓	✓	✓
کس واسطے	×	✓	✓	✓
کس طرح	×	×	✓	✓

کیوں کہ	×	×	✓	✓
کیسے	×	×	✓	✓
کیسی	×	×	×	✓
کیسا	×	×	×	✓
کاہے کو	×	×	✓	✓
کب	×	×	×	✓
کدھر	×	×	×	✓
کہاں	×	×	×	✓
کے	×	×	✓	✓
کتنی	×	×	✓	✓
کتنا	×	×	✓	✓
کتنے	×	×	✓	✓
کیوں	×	✓	✓	×

عبدالحق نے حروفِ استفہام کا ذکر نہیں کیا ہے۔ محمد انصار اللہ نے کیا ہے۔ صرف کیا۔ کیوں۔ کس نے۔ کس واسطے۔ کو انھوں نے حروفِ استفہام میں شامل کیا ہے۔ البتہ فتح محمد خاں اور غلام مصطفیٰ کے ہاں حروف استفہام میں کئی حروف ملتے ہیں۔ کتنا۔ کتنی۔ اور کتنے کو فتح محمد خاں نے حروفِ مقدار میں بھی شمار کیا ہے۔ اور حروفِ استفہام میں بھی۔ جن کا شمار قواعد اُردو میں ضرور ہونا چاہیے۔

حروف مقدار	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
اِتنا	×	×	✓	×
اُتنا	×	×	✓	×
کِتنا	×	×	✓	×
جتنا	×	×	✓	×

اِتنے	×	×	✓	×
اِتنی	×	×	✓	×
اُتنے	×	×	✓	×
اُتنی	×	×	✓	×
کِتنے	×	×	✓	×
کِتنی	×	×	✓	×
جِتنے	×	×	✓	×
جِتنی	×	×	✓	×
اِس قدر	×	×	✓	×
اُس قدر	×	×	✓	×
کس قدر	×	×	✓	×
جس قدر	×	×	✓	×
اِسی قدر	×	×	✓	×
کِسی قدر	×	×	✓	×

عبدالحق نے حروفِ مقدار کا ذکر نہیں کیا ہے۔ محمد انصار اللہ کے ہاں بھی اس کا ذکر نہیں ملتا۔ فتح محمد خاں کے ہاں ملتا ہے۔ غلام مصطفیٰ نے 'کتنا'، 'کِتنی'، اور 'کتنے'، کا صرف حروفِ استفہام میں ذکر کیا ہے۔ حروفِ مقدار کی نہ تقسیم ملتی ہے نہ ذکر۔

حروفِ نفی	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
نے	×	×	✓	×
نہیں	×	✓	✓	×
مَت	×	✓	✓	×
الف مفتوح "ا"	×	✓	✓	×
نون مکسور	×	✓	✓	×

کافِ مضموم	×	×	✓	×
یائے موحدہ	×	×	✓	×
بے	×	✓	✓	×
تا	×	✓	✓	×
حاشا و کلا	×	✓	✓	×

حروفِ نفی کا ذکر عبدالحق اور غلام مصطفےٰ نے نہیں کیا ہے۔
محمد انصاراللہ نے اس کا ذکر حروف تخصیص میں کیا ہے۔

فتح محمد خاں کے ہاں اور بھی کئی حروف ملتے ہیں۔ جیسے شمول و شرکت کے حروف ظرفیت کے حروف اور تسلسل کلام کے حروف جو دوسرے قواعد نویسوں (عبدالحق۔ محمد انصاراللہ۔ غلام مصطفےٰ) کے ہاں نہیں ملتے۔ فتح محمد خاں نے شمول و شرکت کے حروف میں 'بھی' اور 'نیز' کو شمار کیا ہے۔ اور ظرفیت کے حروف کا ذکر یوں کیا ہے۔

ظرفیت کے حروف ہاں۔ یہاں۔ وہاں۔ یاں۔ واں۔ کہاں۔ کہاں کہاں۔ جہاں۔ جہاں جہاں۔ یہیں۔ وہیں۔ کہیں۔ اِدھر۔ اُدھر۔ جدھر۔ کدھر۔ کو حروفِ ظرفِ مکاں میں شامل کیا ہے۔ اور اب۔ جب۔ کب۔ تب۔ ابھی۔ ابھی ابھی۔ جبھی۔ تبھی۔ کبھی۔ کبھی کبھی۔ کو ظرفِ زماں میں شمار کیا ہے۔

مندرجہ بالا حروف میں سے کہاں۔ کہاں کہاں۔ کدھر۔ کب۔ ان کے کہنے کے مطابق زیادہ تر استفہام کے لیے آتے ہیں۔ اور بعض حروف جیسے۔ جہاں۔ جہاں جہاں جدھر۔ اور جب۔ حرفِ موصول و حرفِ شرط بھی ہیں

اور تسلسلِ کلام کے حروف میں تو اور سو کو شمار کیا ہے۔

حروف فجائیہ یا کلماتِ طبعی

حروف ندا	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفےٰ
اے	✓	✓	✓	✓
یا	✓	✓	✓	✓
ارے	✓	✓	✓	✓
ابے	✓	×	✓	✓
اجی	✓	✓	✓	✓
ارے او	✓	✓	✓	×
ابے او	✓	×	✓	✓
او	×	✓	✓	✓
ہوت	×	×	✓	✓
بے	×	×	✓	×
رے	×	×	✓	×
اری	×	×	×	✓
ادبے	×	×	×	✓

کلماتِ ندا کو غلام مصطفےٰ نے حروف غیر عاملہ میں شمار کیا ہے۔ جیسے کلماتِ طبعی ہے۔ لیکن کلماتِ طبعی کے ذیل میں نہیں رکھا ہے۔ اور غلام مصطفےٰ نے حروف فجائیہ کو کلماتِ طبعی کا نام دیا ہے۔

حروف انبساط	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفےٰ
آہاہا	✓	✓		×
اوہوہو	✓	✓		✓

واہ واہ	✓	✓	✓
سبحان اللہ	✓	×	×
ماشاء اللہ	✓	×	×
خوب	×	✓	×
اوہو	×	×	✓
آہا	×	×	✓
آہاہاہا	×	×	✓
اوہوہوہو	×	×	✓

حروفِ رنج وتاسف	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفےٰ
ہائے	✓	✓	✓	✓
وائے	✓	✓	✓	✓
آہ	✓	✓	✓	✓
اُف رے	✓	✓	×	×
ہائے رے	✓	✓	✓	×
افسوس	✓	✓	✓	✓
حیف	✓	✓	✓	✓
ہیہات	✓	✓	✓	✓
ہائے ہائے	×	×	✓	✓
اے وائے	×	×	✓	✓
ہے ہے	×	×	✓	×
دریغ	×	×	✓	×
دریغا	×	×	✓	✓
وامصیبتا	×	×	✓	✓
واحسرتا	×	×	✓	✓

اُف	×	×	✓	×
افسوس صد افسوس	×	×	×	✓
حیف صد حیف	×	×	×	✓

غلام مصطفیٰ کے کہنے کے مطابق وائے۔ اے وائے۔ دریغا۔ وادریغا۔ واحسرتا۔ وامصیبتا۔ صرف نظم میں مستعمل ہیں۔ فتح محمد خاں نے رنج و بیتابی اور توبہ و تاسّف کے لیے الگ الگ حروف کا ذکر کیا ہے۔ رنج و بیتابی کے لیے انھوں نے حرف "آہ" اور "اُف" کا شمار کیا ہے۔ دوسرے حروف جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے انھوں نے توبہ و تاسف میں ان کا شمار کیا ہے۔

حروف تعجب	عبدالحق	محمد انصاراللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
سبحان اللہ	✓	×	✓	✓
اللہ اللہ	✓	×	✓	✓
اللہ اکبر	✓	×	✓	✓
تعالی اللہ	✓	×	✓	×
صلے اللہ	✓	×	✓	✓
افو	✓	×	✓	✓
اہا	✓	×	✓	×
اللہ	×	×	✓	×
اللہ رے	×	×	✓	✓
اوہو	×	×	✓	✓
اے ہے	×	×	✓	×
بل بے	×	×	✓	×
اُف رے	×	×	✓	×
اُف ری	×	×	✓	×
لاحول ولاقوۃ	×	×	✓	×

الا باللہ				
اللہ غنی	×	×	×	✓
العظمۃ اللہ	×	×	×	✓
اوفو	×	×	×	✓
ایں	×	×	×	✓
ہیں	×	×	×	✓
ہائیں	×	×	×	✓

عبدالحق اور محمد انصار اللہ نے حروفِ تعجب کا ذکر نہیں کیا ہے۔

حروفِ نفرت	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
دُر	✓	×	✓	✓
دُر دُر	✓	×	✓	✓
دور	✓	✓	✓	×
تف	✓	×	✓	✓
تھو	✓	✓	✓	✓
استغفراللہ	✓	×	✓	×
معاذ اللہ	✓	✓	✓	×
لاحول ولا قوۃ الا باللہ	✓	✓	✓	×
ہشت	✓	✓	✓	×
چھی	✓	×	✓	×
دھت	×	✓	✓	×
دُور ہو	×	✓	✓	×
درگور	×	✓	×	×
خدا کی پناہ	×	✓	×	×
چل پرے ہٹ	×	×	✓	×

فتح محمد خاں نے حروفِ نفریں اور حروفِ نفرت کو الگ الگ تقسیم کیا ہے۔ غلام مصطفیٰ نے حروفِ نفریں اور نفرت کو ملا کر ایک ہی تقسیم میں رکھا ہے۔

حروفِ نفریں	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
لعنت	×	×	✓	✓
اے لعنت خدا	×	×	✓	×
پھٹے منہ	×	×	✓	✓
تُف	×	×	✓	✓
خدا کی مار	×	×	✓	✓
تھو	×	×	✓	✓
دُر	×	×	✓	✓
دُر دُر	×	×	✓	✓
پھٹ پھٹ	×	×	✓	×
زوف	×	×	✓	✓
تھُو تھُو	×	×	×	✓
پھٹ	×	×	×	✓
کالا منہ	×	×	×	✓
خدا کی سنوار	×	×	×	✓

چوں کہ غلام مصطفیٰ نے حروفِ نفرت اور نفریں کو ایک ہی تقسیم میں رکھا ہے۔ اس لیے اس کے تحت آنے والے حروف کو حروفِ نفرت اور حروفِ نفریں دونوں میں شمار کیا گیا ہے۔

حروفِ تنبیہ	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
ہیں ہیں	✓	×	×	×
ہوں ہوں	✓	×	×	×
خبردار	✓	✓	✓	✓
دیکھو	✓	✓	✓	✓
سنو	✓	✓	✓	✓
بس	×	✓	×	×
ہیں	×	×	✓	✓
ہاں	×	×	✓	×
ہوں	×	×	✓	✓
دیکھ	×	×	✓	✓
دیکھا	×	×	✓	×
سُن	×	×	✓	✓
سُنو جی	×	×	✓	×
سُنو تو سہی	×	×	×	×
ہائیں	×	×	×	✓
خیر	×	×	×	✓

حروفِ تحسین و آفرین	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
سبحان اللہ	✓	✓	✓	✓
ماشاء اللہ	✓	✓	✓	✓
بارک اللہ	✓	×	✓	×
خوب	✓	✓	✓	✓
شاباش	✓	✓	✓	✓

حروف تحسین و آفریں	عبدالحق	محمد انصار اللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
جزاک اللہ	✓	×	✓	×
واہ واہ	✓	✓	✓	✓
اللہ اللہ	✓	×	✓	×
صلِ علیٰ	✓	×	✓	✓
چشم بد دور	✓	×	✓	✓
آفریں	×	✓	✓	✓
بہت خوب	×	×	✓	✓
واہ رے	×	×	✓	✓
اللہ رے	×	×	✓	×
بل بے	×	×	✓	×
ہائے ہائے	×	×	✓	×
احسنت	×	×	✓	×
مرحبا	×	✓	✓	✓
حبذا	×	×	✓	×
تہف نظر رہے	×	×	✓	×
نامِ خدا	×	×	✓	×
آفریں صد آفریں	×	×	×	✓
واہ رے واہ	×	×	×	✓
کیا کہنا	×	×	✓	✓

پناہ مانگنے کے حروف

الاماں	✓	✓	✓	×
الحفیظ	✓	×	×	×

پناہ مانگنے کے حروف

الاماں الاماں	✓	×	✓	×
توبہ	✓	✓	✓	×
توبہ الٰہی توبہ	✓	×	✓	×
معاذاللہ	✓	✓	✓	×
عیاذاللہ	✓	×	×	×
استغفراللہ	×	✓	✓	×
توبہ توبہ	×	×	✓	×
معاذاللہ معاذاللہ	×	×	✓	×

غلام مصطفیٰ کے ہاں پناہ مانگنے کے حروف کا بیان نہیں ملتا۔

حروف تہنیت	عبدالحق	محمد انصاراللہ	فتح محمد خاں	غلام مصطفیٰ
مبارک	×	×	✓	✓
مبارک ہو	×	×	×	✓
مبارکباد	×	×	×	✓
سلامت	×	×	✓	✓

حروف قدوم

خیر مقدم	×	×	✓	✓

عبدالحق اور محمد انصار اللہ کے ہاں حروف تہنیت اور حروف قدوم کا ذکر نہیں ملتا۔
مندرجہ بالا تقابلی خاکوں سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی ایک قواعد نویس کے یہاں کوئی حرف چھوٹ گیا ہو تو اسے ہم دوسرے قواعد نویسوں کے ہاں تلاش کر سکتے ہیں۔

اس طرح ان تقابلی خاکوں کے ذریعے اُردو کے تمام قواعدی حروف کا پتہ چلتا ہے۔
آگے عبدالحق۔ محمد انصار اللہ۔ فتح محمد خاں۔ اور غلام مصطفےٰ کے حروف کی تقسیم کے الگ الگ خاکے پیش کیے جائیں گے۔ ان خاکوں کی مدد سے ہر ایک کی تقسیم کا ایک واضح نقشہ سامنے آ جائے گا۔

عبدالحق کے حروف کی تقسیم کا خاکہ

حرف

۱) ربط
۲) عطف
۳) تخصیص
ہی۔ تو۔ بھی۔ ہر
۴) فجائیہ

۱) ربط

کا۔ کے۔ کی
حالت اضافی کے لیے

نے
علامت فاعل

سے۔ کو۔ تیئں۔ میں۔ تک۔ پر
حالت مفعولی یا ظروری کے لئے

۲) عطف

وصل
تردید
استدراک
استثنار
شرط
علت
بیانیہ

۴) فجائیہ

حروف ندا
حروف انبساط
حروف رنج و تاسف
حروف تعجب
حروف نفرت
حروف تحسین و آفریں
پناہ مانگنے کے حروف
حروف تنبیہ

محمد انصار اللہ کے حروف کی تقسیم کا خاکہ

حرف

- بناوٹ کے لحاظ سے
  - مفرد
  - مرکب
- معنی اور محل استعمال کے لحاظ سے
  - ۱) حروف ربط
  - ۲) حروف عطف
  - ۳) حروف تخصیص
  - ۴) حروف فجائیہ

۱) حروف ربط

- الف) حروف اضافت
- ب) نے علامت فاعل اور کو علامت مفعول
- ج) ظرف کے لیے مفرد حروف اور وہ حروف جو دوسرے کی موجودگی چاہتے ہیں۔

۲) حروف عطف

- حروف وصل
- حروف شرط و جزا
- حروف استثنا
- حروف تاکید
- حروف علت

۳) حروف تخصیص

- ہی
- حروف ایجاب و نفی
- حروف استفہام
- حروف تمنا
- حروف تشبیہ
- حروف شک

۴) حروف فجائیہ

- الف) حروف ندا
- ب) حروف انبساط
- ج) حروف تحسین
- د) حروف افسوس
- ہ) حقارت و نفرت کے حروف
- و) حروف تنبیہہ
- ز) پناہ کے حروف

فتح محمد خاں کے حروف کی تقسیم

۱) جر کے حروف
۲) عطف کے حروف
۳) اضراب کے حروف
۴) تردید کے حروف
۵) استدراک کے حروف
۶) استثناء کے حروف
۷) اضافت کے حروف
۸) نفی کے حروف
۹) حرف بیان
۱۰) عِلّت کے حروف
۱۱) شرط کے حروف
۱۲) جزا کے حروف
۱۳) شمول و شرکت کے حروف
۱۴) حصر و خصوصیت کے حروف
۱۵) قسم کے حروف
۱۶) تاکید کے حروف
۱۷) تنبیہ کے حروف
۱۸) مثال کے حروف
۱۹) تشبیہ کے حروف
۲۰) استفہام کے حروف
۲۱) مقدار کے حروف
۲۲) ندا کے حروف
۲۳) جواب یا ایجاب کے حروف
۲۴) توبہ و تاسف کے حروف
۲۵) ظرفیت کے حروف
۲۶) حروف تفسیر
۲۷) حروف تفریع
۲۸) حروف تسلسل کلام
۲۹) شک و ظن کے حروف
۳۰) ظن غالب کے حروف
۳۱) کلمات تحقیق و یقین
۳۲) حروف مناجات
۳۳) تمنا کے حروف
۳۴) تحسین و آفریں کے حروف
۳۵) تعزیں کے حروف
۳۶) نفرت کے حروف
۳۷) رنج و بیتابی کے حروف
۳۸) تزئین کلام کے حروف
۳۹) تہنیت کے حروف
۴۰) توبہ و امان و پناہ کے حروف
۴۱) کلمۂ قدوم
۴۲) کلمات خلاصۂ کلام
۴۳) حروف تعجب
۴۴) حروف انبساط

غلام مصطفیٰ کے حروف کی تقسیم کا خاکہ

حرف

- عاملہ
  - علامت فاعل نے
  - علامت مفعول کو
  - علامات اضافت
  - حروف جار
- غیر عاملہ
  - کلمات عطف
  - کلمات طبعی وغیرہ

غیر عاملہ

- کلمات عطف
- حروف حصر و تخصیص
- حروف تاکید
- کلمات قسم
- حروف تشبیہ و مثال
- کلمات تفریع
- کلمات خلاصۂ کلام
- کلمات ندا
- کلمات جواب
- کلمات ایجاب
- حروف تفسیر
- کلمات تحقیق
- حروف شک و ظن
- حروف تزئین کلام
- حروف مناجات
- کلمات تمنا
- کلمات طبعی
- حروف استفہام

عطف

- حرف عطف
- حرف تردید
- حرف اضراب
- حروف استدراک
- حروف استثنار
- حروف بیان
- حروف شرط و جزا
- حروف علت

کلمات طبعی

- تنبیہ
- تاسف و توبہ
- نفرین و نفرت
- سختی و شدت
- تعجب
- انبساط
- تہنیت
- تحسین
- قدوم

دوسرا باب

اُردو کے حرُوف کی تقسیم بہ اعتبار حرُوفِ تہجی

حروف کی فہرست تیاّری میں جن قواعدوں کو بنیادی حیثیت دی گئی ہے
وہ یہ ہیں :-

قواعد اُردو ۔ ڈاکٹر عبدالحق

اُردو صرف ۔ محمد انصاراللہ

جامع القواعد ۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ

مصباح القواعد ۔ فتح محمد خاں

الف

اب
ابے
ابے او
ابھی
ابھی ابھی
آپ
اِتنا
اُتنا
اِتنی
اُتنی
اِتنے
اُتنے
اتفاقاً
اجی
اچھا
اچانک
اَخ تھُو
اِدھر
اُدھر
ارے
اری
ازانجا
ازبسکہ
ازبس

اسلئے
اِسی لئے
اس واسطے
اِسی واسطے
اِس قدر
اُس قدر
استغفراللہ
اُف
اُف فو
اُف رے
اُف ری
افسوس
آفریں
اکیلا
آگے
اگرچہ
اگر
البتہ
الغرض
الاماں
الاماں الاماں
الحفیظ
اللہ
اللہ اللہ
اللہ اکبر

اللہ رے
اللہ غنی
اللہ تعالیٰ
المختصر
الٰہی توبہ
اِلا
اندر
اور
اوپر
او
آؤ
آؤ نا
اوہو
آہ
آہا
آہاہا
آہاہاہا
اے
اے لو
اے ہے
اے وائے
اے لعنت خدا
اے کاش
ایک دم
ایکبارگی

آیا
ایسے
ایسی
ایسا
ایں

ب

بارے
بارک اللہ
باعث
باآں کہ
باوجودیکہ
بالکل ٹھیک
باہر
بالیقین
باستثناء
بجا
بجز
بہ خدا
بدوں
بریں
بس
بسکہ
بعد
بعینہ
بغیر

بلکہ
بلاشبہ
بِن
بِنا
بہت اچھا
بہتر
بھی
بھول کر
بھر
بیچ
بے گماں
بے شک
بے شبہ

پ

پاس
پس
پہ
پر
پھٹ
پھر
پیچھے
پیش، پہلے

ت

تا
تاکہ
تا وقتیکہ
تب
تبھی
تک
تف
تلے
تلک
تمام
تنہا
تو
توبہ
توبہ توبہ
تھو
تئیں

ٹ

ٹھیک

ث

اس حرفِ تہجی میں کوئی
حرف نہیں ملتا۔

ج

جانب
جب
جب تک
جبھی
جبکہ

جتنا
جتنی
جتنے
جز
جدھر
جزاک اللہ
جس وقت
جس وقت تک
جس دم
جس قدر
جو
جونہی
جوں
جوکہ
جیسا
جیسی
جیسے
جی
جی ہاں
جی حضور
جہاں
جہاں جہاں

چ

چاہے
چاہو
چشم بد دور
چونکہ
چنانچہ
چل پرے ہٹ
چھی
چھی چھی

ح

حاضر
حقا
حیف
حیف صد حیف

خ

خبردار
خدا کی پناہ
خدا کی مار
خدا کی سنوار
خواہ
خوب
خود
خیر
خیر مقدم

د

دُر
دُر دُر
درگور

درمیاں
درست
دُور
دُور ہو
دفعتاً
دھت
دیکھو
ڈ } ان دونوں حروف تہجی
ذ } میں کوئی حرف نہیں ملتا
ر رُوبرو
ڑ } ان دونوں حروف تہجی میں
ژ } کوئی حرف نہیں ملتا
ز زنہار
س
سا
ساتھ
سامنے
سب
سبب
سبھی
سُبحان اللہ
سراپا
سربسر
سرتاپا
سراسر
سنگ
سلامت
سمت
سمیت
سُن
سُنو
سُنو جی
سُنو تو
سُنو تو سہی
سو
سوا
سوں
سہی
سی
سے
ش
شاید
شاباش
ص
صرف
صحیح
صلی اللہ
صل علیٰ
صُورت
ض ضرور

ط

طرف

طرح

ظ

اس حرف تہجی میں

کوئی حرف نہیں ملتا

ع

عین مین

عیاذ اللہ

غ

غرض

غرضیکہ

غالباً

ف

فقط

فی الحقیقت

ق

قبل

قریب

قسم

قطعاً

ک

کا

کاسا

کاش

کاش کے

کاہے کو

کب

گ

گر

گرد

گو

گو کہ

گویا

ل

لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ

لامحالہ

لعنت

لہٰذا

لو

لئے

لیک

لیکن

م

مارے

ماورا

مانا

مانند

ماشاء اللہ

مبارک

مبارک باد
مبارک ہو
مبادا
مت
مثال
مثل
مثلاً
محض
مختصر
مرحبا
مشکل سے
مطلق
مطلقاً
معاذاللہ
معاذاللہ معاذاللہ
مقرر
مگر
ممکن ہے
موافق
موجب
میں

ن

ناگاہ
ناگہاں
نرا
نری
نرے
نزدیک
نسبت
نمط
نمن
نہ
نہیں
نہیں تو
نے
نیچے
نیز

و

و
واسطے
واہ
واہ واہ
واہ رے واہ
وائے
واحسرتا
وامصیبتا
واقعی
واں
واللہ
ورنہ

دگر

دگرنہ

وے

ولیک

ولیکن

وہیں

وہاں

ویسا

ویسی

ویسے

ہ

ہائے

ہائے ہائے

ہائے رے

ہاں

ہائیں

ہر

ہرگاہ

ہرکوئی

ہرگز

ہرچند

ہو

ہو ہو

ہوبہو

ہو نہ ہو

ہوں

ہوں ہوں

ہی

ہے ہے

ہیں

ہیں ہیں

ہیہات

ہشت

ء

اس حرفِ تہجی سے کوئی
حرف نہیں بنتا

ی ے

یا

یا تو

یا ہوت

یاں

یعنی

یقیناً

یکایک

یک بیک

یک لخت

یوں

یہی

یہاں

یہیں

تیسرا باب

سبؔ رس کے حروف کی تقسیم بہ اعتبار حروفِ تہجّی

حروف تہجی	حروف کی جدید شکل	حروف کی متروک شکل	تعداد
الف	اور		۱۳۸
		ہور	۲۴
	آگے		
		آنگے	۲۲
	اگر		
	اے		۲۵
	آہ		۱
	افسوس		۱
	البتہ		۲
	اوپر		۱
	ایسا		
	ایسی		
	ایسے		
	اَلحمدُ لِلّٰہ		۲
	استغفراللّٰہ		
	القصّہ		
	اندر		
		بھیتر	۴
ب	بھی		۴۱
		بی	۱۳۸
	بعد		۱۵
		باج	
	بلکہ		۹

	بس		۴
	بارے		۱۸
	بھر		۱
	بھلا		۴
	بے شک		۱
پ	پر		۲۱۱
		پو	۳
	پہ		۳
	پاس		۱۸
		کنے	۲۱
	پھر		۲
ت	تو		۳۱۶
	توبہ استغفراللہ		۴
	تا		۳
	تاکہ		۲
	تھو		۱
	تک		
		لک	۳
		لگ	۱۱
		لگن	۲۵
ٹ	—	—	
ث	—	—	
ج	جو		۱۳۶
	جوں		
	جیسا		

	جیسی	سری	
چ	—	—	
ح	حیف		۴
خ	خوب		۱۶
	خبردار		۲
د	درمیان		
		میانے میاں	۹
		میانے	۱۵
ڈ	—	—	
ر	—	—	
ڑ	—	—	
ز	—	—	
س	سو		۱۳۵
	سے		۴
		سوں	۲۰۰
		سو	۶
		سیتی	۳
		تی	۴۲
		تے	۲۱۵
		نے	۳
	سبحان اللہ		۲
ش	شاباش		۴
ص	—		—
ض	—		—

ط	طرف		۱
ظ	—	—	
ع	—	—	
غ	غرض		۲
ف	—	—	
ق	—	—	
ک	کو		۵۴
		کوں	۵۹۷
	کا		۵۱۶
	کے		۳۹۳
	کی		۳۲۱
	کہ		۱۸۴
	کاش کے		۱
	کماحقہ		۱
گ	—	—	
ل	لعنت		۲
	لاحول ولاقوۃ اِلّا باللہ		۱
م	میں		۵۱۷
		منے	۱۱
	مگر		
	مثل		۱
	معنی		
	مبارک		۱
	مانند	سم	۱

ن	نے		۶۸
	نہ		۷۰
	نزدیک		۱۰
	نسبت		۲
	نعوذباللہ		۲
	نیچے	تلے	۱
و	و		۱۰
	واللہ		۱
	وہی		۱۸
	ویسا		
	ویسی		
	ویسے		
ہ	ہر		
	ہرگز		
	ہرکوئی		
	ہرایک		
ے یا ی	یعنی		۵
	یکایک		۴
	یکدم		۱
	یا		۲

چوتھا باب

سب رس کے حروف کا لسانی مطالعہ

سب رس کے قواعدی حروف کے لسانی مطالعہ کا طریقۂ کار

سب رس کے ابتدائی سو صفحوں کی روشنی میں حروف کا جو مطالعہ کیا گیا ہے اس کا نتیجہ اور تفصیلی تجزیہ پیش کیا جا رہا ہے۔ تجزیے کا طریقۂ کار یوں ہے:

سب رس کے ابتدائی سو صفحوں کے ہر صفحہ اور ہر صفحہ کی ہر سطر میں موجود حروف کی فہرست تیار کر لی گئی ہے اور ان کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے۔

جیسے۔ اور

بلکہ

پس وغیرہ

بعض حروف کی قدیم و جدید شکلوں میں فرق پایا گیا ہے۔ جیسے "اور" اور "ہور" اس لئے فہرست جدید شکل کے مطابق ترتیب دی گئی ہے۔ جس کے ذریعے تمام متروک و مروج شکلوں کو پہچانا جا سکتا ہے۔

کبھی کبھی ایک صفحہ میں کوئی حرف ایک سے زیادہ بار بھی استعمال ہوا ہے۔ لہٰذا یہ نوٹ کر لیا ہے کہ ہر سطر اور کل صفحے میں ہر ایک حرف کتنی بار استعمال ہوا ہے مثلاً حرف "کو" کو لیجیے، صفحہ نمبر ۲۵ میں "کو" اپنی قدیم اور جدید شکلوں میں ۱۳ بار استعمال ہوا ہے۔

صحیح نتیجہ نکالنے کی خاطر مندرجہ ذیل سائنٹیفک طریقۂ کار کے ذریعے مواد کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

فی صفحہ کے حروف کا تعدادی خاکہ

صفحہ نمبر	سطر	کوں کی تعداد	کو کی تعداد
۲۵	۲	۱	x
	۶	۱	x
	۸	۱	۱
	۹	۲	۱

صفحہ نمبر	سطر	کوں کی تعداد	کو کی تعداد
۲۵	۱۱	۱	×
	۱۳	۱	×
	۱۴	۱	×
	۱۷	۱	×
	۱۸	۱	×
	۲۱	۱	×
		۱۱	۲

نتیجہ :۔ صفحہ نمبر ۲۵ میں کل ۱۳ دفعہ استعمال ہوا ہے۔

اس طرح سے تمام قدیم شکلوں کی نشان دہی آسانی سے ہو جاتی ہے۔ اور حرف کے ارتقار کا پتہ لگ جاتا ہے۔ اور ہر حرف کے بتدریج متروک و مروج ہونے کی تفصیلی داستان بھی سامنے آجاتی ہے۔ جو زبان کی تاریخ کے ارتقار کا اہم حصہ ہوگا۔

جیسے حرف "میں" ہے۔ اس کی دو شکلیں ملتی ہیں۔ "میں" اور "منے"۔ "میں" کے مقابلے میں "منے" بہت کم استعمال ہوا ہے۔ "منے"، "میں" کی قدیم شکل ہے۔ ہے۔ اور مُلّا وجہی نے منے کو متروک جان کر عموماً اس سے احتراز کیا ہے۔ اور اگر "کو" کو لیا جائے تو اس کی دو شکلیں ملتی ہیں۔ "کو" اور "کوں"۔ "کوں" "کو" کے مقابلے میں بہت زیادہ استعمال ہوا ہے۔ یہ نتیجہ "فی صفحہ کے حروف کا تعدادی خاکہ" کے تجزیہ کے مطابق نکالا گیا ہے۔ انفرادی "فی صفحہ کے حروف کا تعدادی خاکہ" کی روشنی میں ہر حرف کا علیحدہ علیحدہ سو صفحوں کے حروف کا تعدادی خاکہ یوں ہے۔

جیسے "اور" کا سو صفحوں کا تعدادی خاکہ اگلے صفحے میں پیش کیا جائے گا۔

صفحہ نمبر	اور	ہور
۱	×	۵
۲	۱	۱
۳	۱	۱
.	.	.
.	.	.
.	.	.
.	.	.
.	.	.
۱۰۰		
	۴	۱۳۹

اور جیسے بی اور بھی کا ۱۰۰ صفحوں کا تعدادی خاکہ یوں ہوگا۔

صفحہ نمبر	بی	بھی
۱	×	۲
۲	×	۱
۴	×	۲
۶	×	۱
۷	×	۱
۸	۳	×
۱۰	۴	×
⋮	⋮	⋮
۱۰۰		
	۱۳۸	۴۱

سب رس کے حروف کا لسانی مطالعہ

سب رس میں حروف کا لسانی مطالعہ کافی دلچسپ رہا ہے۔ اس مطالعے سے زبان کے مزاج، آغاز اور ارتقاء کو سمجھنے میں آسانی ہو گی۔ سب رس میں حروف کی جدید اور قدیم دونوں شکلیں ملتی ہیں۔ اور بعض حروف کی سبھی ارتقائی شکلوں کی نشان دہی سب رس میں کی جا سکتی ہے۔ اردو حروف کے علاوہ سب رس میں فارسی۔ عربی۔ ہندی۔ اور سنسکرت الفاظ جو حروف کا کام دیتے ہیں وہ بھی پائے جاتے ہیں۔ فارسی اور عربی حروف میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں پائی جاتی۔ وہ جس طرح فارسی اور عربی سے اردو میں لئے گئے ہیں اسی طرح بغیر کسی تبدیلی کے مروج ہو گئے ہیں۔ صرف اردو اصل کے حروف میں تبدیلی۔ تغیر۔ یا ارتقاء ہوا ہے۔

سب رس کے حروف کا یہ مطالعہ عبدالحق کی تقسیم حروف کے مطابق کیا جا رہا ہے۔ اور عبدالحق کے ہاں چھوٹے ہوئے دیگر قواعد نویسوں کے ہاں شامل شدہ حروف کو بھی شامل کر لیا گیا ہے تاکہ مطالعہ مکمل ہو سکے۔ سب رس میں پائے گئے الفاظ جو حروف ربط کا کام دیتے ہیں وہ یہ ہیں۔ کا۔ کے۔ کی۔ نے۔ کو۔ کوں۔ سے۔ سیتی۔ سو۔ سوں۔ تے۔ تی۔ میں۔ منے۔ لک۔ لگ۔ لگن۔ پر۔ پاس۔ کنے۔ تلے۔ آنگے۔ اوپر۔ پو۔ بغیر۔ باج۔ نزدیک۔ نسبت۔ میانے میاں۔ بھیتر۔ طرف۔

مندرجہ بالا حروف میں بغیر۔ نزدیک۔ نسبت۔ طرف۔ میں کسی قسم کی تبدیلی د تغیر نہیں پایا گیا ہے۔ مثلاً

<u>بغیر</u>:۔ عقل <u>بغیر</u> دل کوں نور نیں۔[1]

عشق میں آئے <u>بغیر</u> خاطر جمع نا ہوسی[2]

<u>نزدیک</u>:۔ دور تھا سو اسے اپنے <u>نزدیک</u> بسلایا۔[3]

ولے بعضے <u>نزدیک</u> کے لوکا بیچ دشمن کے <u>خبردار</u>۔[4]

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر ۱۶ [3] سب رس۔ صفحہ نمبر ۴۴

[2] " " ۱۹ [4] " " ۶۰

نسبت :۔ عابد کوں کیا نسبت جو عاشق کی بات میں آکر دخل کرے۔ [1]

طرف :۔ ہر دل میں اس کا اضطراب۔ ہر طرف عاشق ہزار مجنوں ہزار فرہاد۔ [2]

طرف اور نسبت (۱۰۰) سو صفحوں میں صرف ایک ایک بار استعمال ہوئے ہیں۔
اردو اصل کے حروف کے مقابلے میں فارسی و عربی حروف بہت ہی کم پائے گئے ہیں۔
ان کے علاوہ دوسرے حروف جیسے بھیتر (اندر) اور تلے (نیچے) میں بھی کوئی تبدیلی نہیں پائی گئی ہے۔ ہندی اور سنسکرت سے جس طرح اردو میں لئے گئے ہیں اِسی طرح مروج ہیں۔ لیکن جدید اردو میں یہ دونوں حروف متروک ہو چکے ہیں۔ "اوپر" میں بھی کوئی تبدیلی نہیں پائی جاتی۔

بھیتر :۔ دل بھیتر کون کیسے منع کر سکتا۔ [3]
یار کتے کتے بھیتر کی چھپی بات بھار جاتی۔ [4]

تلے :۔ عشق ہے تو نظر تلے محبوب۔ [5]

اوپر :۔ عقل اچھنا وقت اوپر خدا کا کچھ کرم ہونا۔ [6]

آگے ان حروف کا ذکر آئے گا جن میں تغیر اور ارتقاء رونما ہوا ہے۔
کا۔ کے۔ کی :۔ یہ تینوں حروف اضافت ہیں۔ اور سب رس میں سب سے زیادہ

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۲۰
[2] ؍؍ ؍؍ ۶۵
[3] ؍؍ ؍؍ ۳
[4] ؍؍ ؍؍ ۶۱
[5] ؍؍ ؍؍ ۴
[6] ؍؍ ؍؍ ۶۱

استعمال ہوئے ہیں۔ املا کے لحاظ سے کوئی تغیر نہیں پایا جاتا۔ لیکن کارکردگی کے اعتبار سے کہیں کہیں تغیر پایا گیا ہے۔

کا:۔ مذکر اور مؤنث دونوں کے لے استعمال ہوا ہے۔

جیسے:۔

۱) قدرت کا دھنی سہی جو کرتا سو سب وہی

۲) آپیں آپ۔ پروردگار، سنسار کا سرجنہار[1]

مندرجہ بالا جملوں میں 'کا'، کا استعمال ٹھیک طور پر ہوا ہے۔[2] 'کا'، 'کی'، کی بجائے بھی استعمال ہوا ہے۔ جیسے:۔

۱) عشق کا چشم بے پروائی۔[3]

۲) یو کتاب کتاباں کا سرتاج[4]

کی:۔ کہیں کہیں کی کیوں کے لے استعمال ہوا ہے۔ جیسے:

۱) مجھے کیا ہے توں بے دل یو کیا عقل کرتا۔
ہوے سو کام میں میرے تو کی خلل کرتا۔[5]

کے:۔ کبھی کبھار بیانیہ 'کر'، کی بجائے استعمال ہوا ہے۔ جیسے۔

۱) خوبی خوب ہے دکھلانے خاطر، نا کے چھپانے خاطر۔[6]

اس کے علاوہ 'کی'، کی بجائے بھی استعمال ہوا ہے۔ جیسے

۲) عمر جب نبیؐ کے امت میں ہوئے۔[7]

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۱

[2] ” ” ” ” ۔ ۱

[3] ” ” ” ” ۔ ۳

[4] ” ” ” ” ۔ ۹

[5] ” ” ” ” ۵۷

[6] ” ” ” ” ۸۲

[7] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۶

نے :۔ دکنی ادب کے چند محققین نے قدیم دکنی اردو میں 'نے' کا عدم استعمال بتایا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ دکنی اردو میں 'نے' کا استعمال اس کثرت سے نہیں ملتا جیسا کہ شمالی ہند کی زبان میں ملتا ہے۔ لیکن یہ کہنا بجا نہیں کہ دکنی اردو میں 'نے' کا استعمال سرے سے نہیں ہے۔ سب رس میں 'نے' کا استعمال تین طریقوں سے ہوا ہے۔ ایک تو علامت فاعل کی شکل میں ہے۔ دوسرا 'سے' کی بجائے۔ اور تیسرا 'کو' کی بجائے ہوا ہے۔ اس کے علاوہ متعدد جگہ 'نے' ضمیروں کے ساتھ مل کر مرکب تحریری شکل اختیار کرلیتا ہے۔ جیسے۔ انے۔ جنے۔ کنے وغیرہ۔ جس کی وجہ سے قارئین اور محققوں میں غلط فہمی اور الجھن کا پیدا ہونا لازمی تھا۔ اور بعضوں کو یہ گمان ہوگیا ہے کہ 'نے' کا استعمال ہی نہیں ہوا ہے۔

مرکب تحریری شکلوں کا مطالعہ و تجزیہ ہو جانے کے بعد الجھن و غلط فہمی باقی نہیں رہی۔ ڈاکٹر فہمیدہ بیگم نے اپنی کتاب میں اس نکتے کو بڑی وضاحت سے سمجھایا ہے۔ خاکہ نمبر ۲ جو صفحہ ۷۰ کے ساتھ ملحق ہے اس میں 'نے' کے ساتھ مرکب تحریری شکل اختیار کرنے والے سبھی ضمیروں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ وہ خاکہ یوں ہے :۔

خاکہ نمبر ۲

ض اِش ب / ض ش غا	و مذ / و مؤ	اس (نے) اوس (نے) اُد (نے) اد (نے) اُن (نے) اون (نے)
	ج مذ / ج مؤ	انہوں (نے) اونو (نے) اُنو (نے) اونو (نہ)۔ اُنو (ہ)
ض اِش ق / ض ش غا	و مذ / و مؤ	اِس (نے) اِن (نے) اِ (نے)
	ج مذ / ج مؤ	اِنہوں (نے) اِنیو (نے) اِنو (نے) اینو (نہ) اِنو (نہ)
ض م	و مذ / و مؤ	جِس (نے) جن (نے) جِ (نے)
	ج مذ / ج مؤ	جنھوں (نے) جنو (نے) جِنوں (نے) جِنو (نہ) جِنوں (نہ)

ض اس	و مذ	کِس (نے) کِن (نے) کب (نے)
	و مؤ	
	ج مذ	کنھوں (نے) کنو (نے) کِنی (نے)
	ج مؤ	

ترسیم الفاظ و علامات ض = ضمیر، م = موصول۔ ش = شخصی۔ ق = قریب۔ ب = بعید۔ و = واحد۔ ج = جمع۔ اش = اشارہ۔ اس = استفہامیہ مذ = مذکر۔ مؤ = مؤنث۔ غا = غایب۔ ھ = صفر یعنی نفی ظاہر کرنے کا نشان۔ (میسوری اردو اور 'نے'، صفحہ نمبر ۷۷)

یہ انکشاف حیران کن ہے کہ اِ۔ اِنو۔ اُد۔ اد۔ اُنو۔ جِ۔ جِنو۔ کی۔ کنو۔ وغیرہ ضمیروں کی ابتدائی شکلیں ہیں۔ جو 'نے' کے ساتھ تحریر ہوتی رہیں۔ اور قارئین غلط فہمی میں مبتلا رہے۔ کہ 'نے' کا استعمال نہیں ہوا ہے۔ بلکہ یہ صرف ضمیر ہے۔

سب رس میں 'نے' دوسرے حروف کی بھی قائم مقامی کر رہا ہے۔

۱) 'نے' سے کی بجائے :- سب رس میں 'نے' سے کی بجائے بھی استعمال ہوا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں سے اس کی تصریح ہو گی۔

(۱) آدمی بُرا اچھے تو شراب نے کیا کرنا

(۲) سٹیا ہے غم نے عداوت طرب عزیز ہوا[1]

نفا دیا ہے بشارت جفا یو چیز ہوا[2]

۲) 'نے' کو کی بجائے :-

(۱) بے نمک کھانے تھی آدمی نے کیا سواد پانا۔

مذکورہ بالا مثال میں 'نے'، 'کو' کا بدل معلوم ہوتا ہے۔

۳) علامت فاعل کی شکل میں :- سب رس میں 'نے' فعل متعدی کے جملوں میں

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۲۹

[2] " " ۸۲

علامت فاعل کے طور سے بھی استعمال ہوا ہے۔ اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔
(۱) دین و دنیا کوں دیا عشق نے آرایش پیدا کرنہارے نے یوں پیدا کیا پیدایش [۱]
(۲) جو کچھ محمد نے پایا سوں علیؓ کو سمجھا۔ [۲]
اس قسم کی مزید مثالیں ملتی ہیں جن میں 'نے' علامت فاعل کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

ضمیروں کے ساتھ 'نے' کا استعمال:- سب رس میں 'نے' ضمیروں کے ساتھ بھی استعمال ہوا ہے۔ ضمیر اشارہ۔ قریب۔ بعید۔ ضمیر شخصی غائب۔ ضمیر موصولہ اور ضمیر استفہامیہ کے ساتھ زیادہ مستعمل ہے۔ چند مثالیں ذیل میں درج ہیں۔
(۱) جنے دل کوں جلایا اُنے کچھ پایا۔ قدم انگے دھریا اُنے کچھ کریا۔ [۳]
(۲) اُنو نے اپنا نفع کھینچے۔ [۴]
اوپر دی گئی مثالوں میں 'نے' ضمیر اشارہ بعید شخصی غائب کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔ 'انے' اور 'انو' 'اُس نے' اور 'انہوں نے' کی بجائے استعمال ہوئے ہیں۔ جو قدیم اُردو کی شکلیں ہیں۔
'نے' ضمیر موصولہ کے ساتھ بھی استعمال ہوا ہے جس کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:
(۱) جنے انصاف چھپایا اُنے دل کو بے دل کیا کام گنوایا۔ [۵]
(۲) جنوں نے نیں دیکھے جنوں کو دیکھنے کا قدرت نیں اُنو شک لیا لے۔ [۶]
ان تمام مثالوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ 'نے' کی شکل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ صرف ضمیروں میں تبدیلی ہوئی ہے۔

---

[۱] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۴
[۲] " " " ۶
[۳] " " " ۱۵
[۴] " " " ۳
[۵] " " " ۱۳
[۶] " " " ۱۷

کو :۔ مفعولی حالت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ سب رس میں اس کی دو شکلیں ملتی ہیں۔ موجودہ شکل 'کو' اور قدیم متروک شکل 'کوں'۔
سب رس میں 'کوں' کا استعمال زیادہ اور 'کو' کا بہت کم ہوا ہے۔ جیسے

(۱) پھول کوں پھلواڑی کرے۔ باڑ کوں باڑی کرے
پات کوں جھاڑ کرے۔ کنکر کوں پہاڑ کرے
ذرّے کوں آفتاب کرے۔ آتش کوں آب کرے
گدا کوں پادشا کرے۔ ستارے کوں ماہ کرے۔ [1]

مندرجہ بالا جملے میں بار بار 'کوں' کا استعمال ہوا ہے۔ اور 'کو' کی مثال ملاحظہ ہو۔

(۲) رگے رگ میں لہو کو آتا جوش [2]
(۳) خضر کے مقام کو اپڑنا تو اس باٹ میں پڑنا [3]

'کو' اور 'کوں' کا جو (۱۰۰) سو صفحوں کا تعدادی خاکہ بنایا گیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ 'کوں' (۵۹۷) بار استعمال ہوا ہے اور 'کو' صرف ۴۵ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ 'کو' ۔ 'کوں' کی ترقی یافتہ شکل ہے۔ جو نون غنہ کے حذف سے بنی ہے۔

میں :۔ حالت مفعولی یا ظروری کے لئے استعمال ہوا ہے۔
سب رس میں 'میں' کی جدید شکل اور قدیم شکل 'منے' دونوں ملتی ہیں لیکن 'میں' کے مقابلے میں 'منے' بہت کم مستعمل ہے۔ 'منے' سب رس کے نثری جملوں میں کم اشعار میں زیادہ استعمال ہوا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں :۔

اشعار :۔ (۱) جہاں جکچھ ہے دہاں سب آپ ہے ظہور اس کا
ہر ایک شئے منے دیتا ہے جلوہ نور اس کا۔ [4]

(۲) پادشاہ کے جو دل پہ آوے غم
تل منے ملک سب ہوئے درہم [5]

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۵۱   [4] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۱
[2] " " " ۵۴   [5] " " " ۳۷
[3] " " " ۱۰

نثری جملے:

(۱) اس تانے آب حیات کی بات کنے طاقت نیں مجھ منے۔[1]

(۲) گھر میں تے ہنستے نکلے انگن منے پھولاں جھڑیں۔[2]

مندرجہ ذیل جملوں میں 'میں' کی جدید شکل ملتی ہے۔ جملے ملاحظہ ہوں۔

(۱) تمام مصحف کا معنی الحمد للہ میں ہے۔ مستقیم ہور تمام
الحمد للہ کا معنی بسم اللہ میں ہے قدیم۔ ہور تمام
بسم اللہ کا معنی بسم اللہ کے ایک نقطے میں رکھیا ہے کریم

(۲) جس کام میں نیت ثابت نیں دو کام جس کیا دے گا۔[3]
دل میں تقواج نا اچھے تو مشقت کس کیا دے گا۔[4]

اس قسم کی کئی مثالیں سب رس میں ملتی ہیں۔ سب رس کے سو صفحوں کے تعداد کا خاکے سے پتہ چلتا ہے کہ 'میں' کل ۱۰۷ بارا استعمال ہوا ہے۔ اور 'منے' صرف گیارہ بار۔ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وجہی کے عہد سے ہی 'منے' کی شکل متروک ہونے لگی ہے۔

'سے': سب رس میں 'سے' کی سبھی ارتقائی شکلیں ملتی ہیں جس کی نشان دہی صرف سب رس میں ہی کی جا سکتی ہے۔ 'سے' کا بتدریج ارتقار بالکل فطری طور پر ہوا ہے۔ اس کی یہ تبدیلی کم و بیش صوتی تبدیلیوں پر موقوف ہے۔

زبان کی اکثر تبدیلیاں اور ارتقار کم و بیش صوتی تبدیلیوں کے تحت ہوتے ہیں۔ جو تلفظ اور لب و لہجہ میں تغیر پیدا کرتے ہیں۔

"صوتی تبدیلیوں کی سب سے پہلی اور اہم وجہ عضویاتی ہے۔ ایک نسل دوسری نسل کے لئے جو لسانی ورثہ چھوڑ جاتی ہے وہ بعینہ ایک اور نسل میں

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۵۴
[2] " " - ۶۵
[3] " " - ۱
[4] " " - ۲۶

نہیں ہوتا۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر نسل کے بعد اس کی آوازیں اور اس کے
عضوی عادات و اطوار غیر محسوس طور پر کچھ نہ کچھ تبدیل پاتے ہیں۔ یہ
تبدیلی اکثر نتیجہ ہوتی ہے ہمسایہ زبان کے اثر کا۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا
ہے کہ جب کسی قوم کی نسل کو ایک اجنبی زبان بولنے والوں سے سابقہ
پڑتا ہے تو اجنبی زبان کی آوازیں اس نسل کے اپنے لفظوں پر جو عمل یا
ردعمل کرتی رہتی ہیں ان کے نتیجے کے طور پر اس تمام نسل کے مخارج تلفظ
آہستہ آہستہ اپنی جگہوں سے ہٹنے لگتے ہیں۔" [1]

بعض دفعہ نئی پود اپنے آباواجداد کے کسی خاص تلفظ کو ادا کرنے سے قاصر بھی ہو جاتی ہے۔ دنیا کی متعدد زبانوں میں اس امر کے ثبوت موجود ہیں چل کر کہ زمانہ سلف میں کسی حرف کا ایک خاص تلفظ تھا۔ جس کی بعد میں چلکر آواز ہی غائب ہو گئی تو اس حرف کے تلفظ کے لئے زبان کی موجودہ آوازوں میں سے کوئی آواز کام دینے لگی۔ خود ہماری زبان میں بھی ایسے الفاظ موجود ہیں۔ جن میں کی ایک خاص آواز آج ملفوظ نہیں ہوتی۔ جس کی بہترین مثال حرف "سے"، ہے۔ "سے"، کی قدیم اردو میں کئی شکلیں ہیں۔ جیسے تھیں۔ تھے۔ تے۔ ستے۔ ستیں۔ سیں۔ سوں۔ سو۔ وغیرہ۔

سب رس میں ہمیں سوں۔ سو۔ تے۔ تی۔ سے۔ سیتی اور نے کی شکلیں ملتی ہیں۔

"لفظ "سے"، کی موجودہ شکل اردو زبان میں صرف سوا سو سال ہی سے مستعمل ہے۔ اس سے پہلے یہ لفظ سیں یا سوں کی شکل میں رائج تھا۔ چنانچہ دلی اور اس کے ہم عصروں کے کلام میں آپ کو ہمیشہ سیں یا سوں نظر آئے گا۔" [2]

سب رس میں ہمیں "سے"، کے لئے سوں کا استعمال بہت زیادہ ملتا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

(۱) بہوت لطافت سوں پیدا کیا حسن۔ [3]

(۲) دو سب سوں ملیا ہور سب سوں جدا ہے۔ [4]

---

[1] ہندوستانی لسانیات۔ از ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور۔ صفحہ نمبر۔ ۳۳-۳۴۔

[2] ہندوستانی لسانیات۔ صفحہ نمبر۔ ۳۴۔

[3] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۳۔ [4] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۱

(۳) سگے ماں باپ سوں ہوتے بیزار۔ جس یار سوں جیو
لگیا اس بار سوں اختیار۔[1]
(۴) اگر کوئی کوڑ ہوڑ جہالت سوں رذالت سوں بات
کرے نا سیج یو مایا۔[2]

سوں کے علاوہ سے کے لئے سو کا استعمال بھی ہوا ہے۔ لیکن سوں کے مقابلے میں سو کا استعمال بیحد کم ہوا ہے۔ ان کا تناسب ۲ : ۲۰۶ ہے۔ اس سے صرف یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عبارت لکھتے وقت مُلّا وجہی نے نون غنہ سے قطعاً گریز نہیں کیا۔ بلکہ سہواً چھوٹ گیا۔ جیسے۔

(۱) گر بیو سو مل پیو چھوہونے منگتا ہے۔
تو یاد کر اس بیو کوں اپس بسرے لگ۔[3]
(۲) دین و دنیا کی خوبی بھی نیم اور دھرم ہے۔
ایمان کی نشانی سو مردکوں شرم ہے۔[4]

سوں اور سے سے تقریباً ۵۰ سال پہلے سے کے لئے ستیں اور ستے استعمال ہوتا تھا۔ سب رس میں اس کی مثالیں بھی موجود ہیں۔ لیکن ستیں کی بجائے سیتیں استعمال ہوا ہے مثلاً۔

(۱) دریا سیتی قطرہ بھار پڑیا تو قطرہ ہوا نیں۔[5]
(۲) دنیا دغا باز ہے بہوت او باش ہور میلیاں بھری
آدمی وہی ہے جو کرے آدم ستی آدم گری۔[6]

مندرجہ بالا مثال میں سیتی کا یائے مجہول حذف ہو گیا ہے۔ صرف ستی سے کی بجائے استعمال ہوا ہے۔ ستی۔ ستیں۔ ستے سے پہلے اس میں س کی آواز موجود ہی نہیں تھی۔ صرف تے۔ تی۔ یا تھے مروج تھا۔ چنانچہ وجہی نے سب رس میں سب سے زیادہ سے کے لئے نے کا استعمال کیا ہے۔ سو صفحوں میں کل ۲۱۵ بار استعمال ہوا ہے۔ جیسے

(۱) دو دل ایک دل ہوتیں جھٹ تے۔ سراں تے گزرتے
جیواں پر اُٹھ تے۔[7]

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۵۔ [2] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۱۰۔ [3] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۵۔
[4] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۴۷۔ [5]۔ سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۲۲۔
[6]۔ سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۴۴۔ [7] سب رس۔ صفحہ نمبر ۲۔

(۲) ایکس تے ایک خوب ایکس تے ایک خوب تر۔[1]

(۳) اس کتاب کوں پینے پر تے ہلاسی نا۔[2]

"تے" کی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ "تے" کے علاوہ "تی" کا بھی استعمال کئی بار ہوا ہے۔ مثلاً۔

(۱) جان ہارا جانتا ہے کہ جان تی آیا۔ پانی تی موتی گھڑیا۔[3]

(۲) توں اگر اس شہر سنگ رتی۔ اس بے اعتبار ٹھارتی خلاصی

پاوے گا ہور خدا لے جاوے گا تو دلربا شہر دیدار میں جاوے گا۔[4]

سب رس میں ان تمام شکلوں کے علاوہ "نے" بھی "سے" کے لئے استعمال ہوا ہے۔ لیکن بہت ہی کم۔ سو صفحوں میں صرف تین مثالیں ملتی ہیں۔

(۱) آدمی بُرا اچھے تو شراب نے کیا کرنا۔[5]

(۲) سٹیا ہے غم نے عداوت طرب عزیز ہوا

نفا دیا ہے بشارت جفا یو چیز ہوا۔[6]

ان قدیم شکلوں کے علاوہ سب رس میں "سے" کی جدید شکل یا موجودہ شکل بھی ملتی ہے۔ جس کی مثالیں بہت ہی کم ہیں۔ سو صفحوں میں صرف چار بار استعمال ہوا ہے۔

(۱) ایسے سے ڈرنا بہوت پرہیز کرنا ہے۔[7]

(۲) ایسے مرد عورتاں سے بنتر راسک راس۔ ایسے مرد پیکے کے پچاس[8]

"اس تفصیل سے ظاہر ہوا کہ لفظ "سے" کی صوتی شکل مختلف زمانوں اور مقامات پر بدلتی گئی۔ اور جو لفظ دراصل پہلے تھیں یا تے تھا وہ تھے۔ ستے۔ ستیں۔ سوں اور سیں ہوتا ہوا آخرکار سے بن گیا۔"[9] اور سے کی جتنی بھی قدیم شکلیں ہیں ان سب میں

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۷۔ [2] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۹

[3] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۲۲۔ [4] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۶۹

[5] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۲۹ [6] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۸۲

[7] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۱۳۔

[8] " " " ۵،

[9] ہندوستانی لسانیات۔ صفحہ نمبر۔ ۳۵۔ ۳۶۔

تیاس عموماً استعمال ہوا ہے جس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تے سے سن تک
کوئی ایک زمانے میں تبدیلی ہوئی ہے اور ان تمام شکلوں کے صفحوں کے تعداد
ملا کے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وجہی نے اس وقت سے کی شکل تے کا سب سے زیادہ
استعمال کیا ہے۔ اور بعد کی صدیوں سال تک مروج شکلوں کا استعمال کم کیا ہے۔
قیاس ہے کہ بول چال میں قدیم سے کی شکل اور جدید سے کی شکل دونوں موجود تھیں۔
اور تحریر کی حد تک صرف تے ہی مروج تھا۔ چنانچہ وجہی نے تحریری سے کی شکل تے کو
زیادہ اہم قرار دیا ہے۔

<u>تک</u> :- اسی قسم کا ارتقاء لک۔ لگ۔ لگن اور تک میں بھی ہوا ہے۔ تک آج کی
جدید شکل ہے۔ اس سے پہلے یہ حرف لگن۔ لگ۔ لک اور تلک کی شکلوں میں مروج تھا
لگن۔ تک کی سب سے قدیم شکل ہے۔ اس کی مثالیں بھی سب رس میں ملتی ہیں۔ اور
تعداد کو دیکھ کر قیاس کیا جا سکتا ہے کہ وجہی کے زمانے میں لگن ہی کا استعمال تھا۔ لہٰذا
سب رس میں لگن کا استعمال مقابلتاً زیادہ ہے۔

(۱) علم ایک نقطہ ہے جاہلاں اسے بڑھائے۔ جہالت کوں اس
حد <u>لگن</u> لیائے۔ [۱]

(۲) جیتے گن گاراں ہوے سن آج <u>لگن</u> کوئی اس جہان میں ہندوستان میں
ہندی زبان سوں اس لطافت اس چھنداں سوں نظم ہور نثر ملا کر۔۔۔۔ [۲]

سب رس میں "لگن" کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ اس کے علاوہ لگ بھی پایا جاتا ہے۔
جو "لگن" سے نون کے حذف کے بعد بنا ہے۔ اس کی مثالیں لگن کے مقابلے میں کم ہیں۔

(۱) دیتا ہے نفا یہ رہتا ہے جس رے <u>لگ</u>
دو میں تے اسے جان نہ دے تسرے <u>لگ</u> [۳]

(۲) میں تو جوں تیوں وہاں تے یاں <u>لگ</u> زمین چکلیا۔ [۴]

---

[۱] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۱۔ [۲] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۱۰

[۳] " " " ۔ ۵

[۴] " " " " ۔ ۴۲

ایک اور شکل لک کی پائی جاتی ہے۔ اس کی بہت کم مثالیں ملتی ہیں۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ "لگ" کی ترقی یافتہ اور مقبول شکل "لک" ہے۔ "گ" چونکہ ثقیل حرف ہے اور گراں گزرتا ہے آگے چل کر "گ" کو "ک" سے بدل دیا ہوگا۔

(۱) صفات کوں چھوڑ دیے تو ذات لک کد ھر تے آئیں گے۔[1]

(۲) نفر دو جو صاحب نہیں ہے۔ لک صاحب کا خیال بچھانے۔[2]

(۳) سر سے پاؤں لک سب تماشا ہے۔[3]

اس طرح تک کی تینوں ارتقائی شکلیں وجہی کے ہاں ملتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ وجہی کے عہد میں یہ تینوں شکلیں رائج تھیں۔ جو آگے چل کر ایک کے بعد ایک ختم ہوتی گئیں اور آخر میں تک باقی رہ گیا۔

کہیں کہیں جب تک اور تب تک کے لئے جو لگن تو لگن اور جو لگ تو لگ بھی استعمال ہوا ہے۔ مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) جو لگن یو پانی تو لگن مرد کی زندگانی ہے۔[4]

(۲) جو لگ خدا کی خدائی قائم۔ تو لک ہمت قایم ہمت دایم ہے۔[5]

لگن۔ لگ۔ لک سب رس کے سو صفوں ۳ : ۱۱ : ۱۹ کے تناسب میں ملتے ہیں۔ جس سے آسانی کے ساتھ ارتقائی منزلوں کا تعین کر سکتے ہیں۔

پاس :- جو حرف ربط کا کام دیتا ہے۔ سب رس میں اس کی دو شکلیں ملتی ہیں۔ جدید شکل "پاس" اور قدیم شکل "کنے"، دونوں کی نسبت تقریباً برابر ہے۔

پاس :-

(۱) بھلائی برائی سب اپنے پاس ہے۔[6]

(۲) عار آئیں منگتے دھریاں پاس۔ دسریاں پاس منگتے جیو پر آتا۔[7]

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۱۶۔ [2] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۵۹۔

[3] ،، ،، ،، ۹۹۔ [4] ،، ،، ،، ۴۷۔ [5] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۵۷

[6] ،، ،، ،، ۱۵۔ [7] ،، ،، ،، ۴۳۔

کنے :-

(۱) ناپاکاں کنے شراب جاتا تو ناپاک ہوتا ہے
پاکاں کنے آتا تو پاک ہوتا ہے [1]
(۲) ایس کنے اپنی کرے فریاد۔ اپے دیوے اپنی داد [2]

پر :- سب رس میں اس کی تین شکلیں ملتی ہیں۔ موجودہ پر اور پہ اور قدیم شکل پو۔

پر :-

(۱) اس ٹھار پر کسے ہے نظر جو نظر سے [3]
(۲) ایکس کوں دیکھ ایکس پر ایک حیران [4]

پہ :

(۱) پادشاہ کے جو دل پہ آوے غم
محل منے ملک سب ہوے درہم [5]
(۲) ہر عاجز پہ ہر کسے آتی
کہ خدا کوں بی عاجزی بھاتی [6]

پو :-

(۱) موں پو مسجد دل میں بت خانہ [7]
(۲) وہی بھلا جو غرض دو اپس پو فرض کرے [8]

پر کی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ لیکن پو اور پہ سو صفحوں میں صرف تین تین بار استعمال ہوا ہے۔

آگے :- سب رس میں کارکردگی کے اعتبار سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں پائی جاتی

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر ۳۱	[2] سب رس۔ صفحہ نمبر ۴
[3] " " " ۲	[4] " " " ۳
[5] " " " ۳۸	[6] " " "
[7] " " " ۱۳	[8] " " " ۴۳

صرف املا میں تغیر پایا گیا ہے۔ آنگے کے لئے آنگے اور آنگھے استعمال ہوا ہے۔

آنگے :-

(۱) نوی تقطیع بنیا۔ کہ انگے کے آتہارے ہمیں بھی کچھ تے کر سمجیں یارے بل[۱]

(۲) ہمنا تے بھی آنگے تھے سو اُنو کا کچھ بی تمیز کریں بل[۲]

آنگھے :-

(۱) ہمت نے مکتوب لکھیا تھا سو قامت کے آنگھے کھولیا۔[۳]

درمیان :- سب رس میں درمیان کی بجائے میانے میان اور میانے استعمال ہوا ہے۔

میانے میان :-

(۱) موئے دیکھنے کا بات ہرگز میانے میان نا لیا تا۔[۴]

(۲) دلے ٹک ہاں نا میانے میان اچھے تو بہوت سواد۔[۵]

میانے :-

(۱) فرق دھندے کا تک میانے آتا۔[۶]

(۲) اگر آفتا بیچ میانے تے جاوے۔[۷]

باج :- بغیر اور سوا کے لیے باج کا استعمال ہوا ہے۔

(۱) محمدؐ کوں جس رات ہوئی معراج۔ وہاں دوسرا
نہ تھا کوئی علیؓ باج۔[۸]

(۲) اس کا سواد سمجھے نا کوئی عاشق باج۔[۹]

(۳) اس کے حکم باج ذرا کیں نیں ہلتا۔[۱۰]

۱	سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۷	۲	سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۸
۳	" " " ۔ ۷۹	۴	" " " ۔ ۲۰
۵	" " " ۔ ۲۱	۶	" " " ۔ ۶
۷	" " " ۔ ۱۶	۸	" " " ۔ ۶
۹	" " " ۔ ۹	۱۰	" " " ۔ ۱۴

(۴) اس کے حکم باجے کوئی کسی کلام میں جاوے۔[۱]

مندرجہ بالا مثالوں میں پہلی دو مثالوں میں باجے سوا کی بجائے استعمال ہوا ہے۔
اور آخری دو مثالوں میں بغیر کی بجائے استعمال ہوا ہے۔

حروف عطف

سب رس میں جو حروف عطف پائے جاتے ہیں وہ یہ ہیں۔ اور۔ ہور۔ و۔ نہ۔ بلکہ۔ جو۔ اگر۔ سو۔ تا۔ پھر۔

ان میں سے واؤ عطف بلکہ۔ تا۔ اور۔ اگر۔ میں کوئی تبدیلی نہیں پائی جاتی۔ مثلاً۔

واؤ عطف (و) :- (۱) اگر پاک ہوا ہے تیرا دل و جان۔ ہور تو بی عاشق ہے
تو عاشق کوں پہچان۔[۲]

(۲) دین و دنیا کی خوبی بھی نیم اور دھرم ہے۔[۳]

بلکہ :- بلکہ کا بھی کہیں کہیں استعمال ہوا ہے۔

(۱) عشق ہوتا ہے جہاں تمام۔ وہانچہ خدا ہے بلکہ وو چہ خدا ہے۔[۴]

(۲) یو اسرار روشن تھا بلکہ روشن تر تھا۔[۵]

تا :-

(۱) تا دور قیامت اپنے دور کی بات ہونا۔[۶]

(۲) وو قطرہ تا قیامت جیسا کا دیسا ج ہے۔[۷]

۱۔ سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۱۵
۲۔ سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۲۸
۳۔ " " " ۴۷
۴۔ " " " ۵
۵۔ " " " ۲۰
۶۔ " " " ۲۶
۷۔ " " " ۱۰۰

اگر :- (۱) اگر آنکھ چھپتا تو ہرگز کیوں ہوتے ظہور[1]
(۲) اگے حسن سب بجھتا تا بھار عاشقاں میں ہوتا محمد سے خمار[2]

مگر :- (۱) رخسار عجایب گلزار۔ مگر نوی بہشت پیدا کیا ہے پروردگار[3]

مندرجہ بالا مثالوں میں سو صفحوں میں۔ تا۔ صرف دو بار استعمال ہوا ہے۔ اگر کی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ بلکہ اور واؤ عطف کی مثالیں بھی کم ملتی ہیں۔

سب رس کے حروف عطف۔ اور۔ جو۔ سو۔ اور نہ میں املا کے لحاظ سے اور کارکردگی کے لحاظ سے بھی تبدیلی پائی جاتی ہے۔

اور :-

سب رس میں اس کی قدیم شکل ہور زیادہ مستعمل ہے۔ 'اور' بھی جگہ جگہ استعمال ہوا ہے۔ مگر ہور کے مقابلے میں بہت کم۔ سو صفحوں کے تعدادی خاکے کے تحت 'اور' صرف چوبیس بار استعمال ہوا ہے۔ اور 'ہور' ایک سو بیالیس مرتبہ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس دور میں عام رائج حرف ہور ہی تھا۔ اور 'اور' آہستہ آہستہ 'ہور' کی جگہ لینے کی کوشش میں ہے۔

اور کے مستعملات :-

(۱) ہزار اور ایک اس کا ناوں ہے[4]
(۲) خدا حق ہے اور حق سب ٹھار ہے[5]

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۱۶
[2] " " " - ۸۱
[3] " " " - ۸۳
[4] " " " - ۲
[5] " " " - ۱۰

ہور کے مستعملات :۔

(۱) وو سب سوں ملیا ہور سب سوں جدا ہے۔[1]

(۲) ابا بکرؓ عمرؓ ہور عثمانؓ [2]

ہور کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ کہیں کہیں ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ 'اور' اور 'ہور' دونوں ایک ہی جملے میں استعمال ہوئے ہیں۔ جیسے

(۱) شمشیر ہور ہمت کے صاحب۔ نیم دھرم اور ست کے صاحب[3]

سو :- اپنے آپ کوئی معنی نہیں دیتا۔ دوسرے الفاظ کے ساتھ مل کر ہی آتا ہے۔ کبھی کبھی جملے میں اس کی اتنی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے بغیر جملہ مکمل نہیں ہوتا۔ سب رس میں 'سو' کے کئی مستعملات ہیں وہ جو۔ وہ۔ سے۔ تو وغیرہ کی قائم مقامی کر رہا ہے کبھی کبھی صرف جملہ کی ساخت مکمل کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔

'سو' وہ کے بدلے میں استعمال ہوا ہے۔ اس کی تصریح ان مثالوں سے ہوتی ہے۔

(۱) پوتی تھی سو کھوئی ڈھبی پنڈت بھیا نہ کوے
انکھی اچھر پیم کا پھیرے سو پنڈت ہوئے۔[4]

(۲) زمیں میں ہے سو اس کتاب میں ہے۔[5]

'وہ' یا 'تو' کے بدلے۔

(۱) کسی کے کرنے تے کیا ہوئے خدا کرے سو ہوئے

(۲) خدا سو خدا ہے۔[6]

'سے' کے بدلے۔

(۱) دل سو دل پران سو پران۔[7]

(۲) لہو یاں سو اُنو کوں مارے۔[8]

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ [2] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۶
[3] 〃 〃 〃 ۷ [4] 〃 〃 〃 ۱
[5] 〃 〃 〃 ۹ [6] 〃 〃 〃 ۲
[7] 〃 〃 〃 ۳ [8] 〃 〃 〃 ۱۷

قدیم اُردو کے بعض جملے 'سو' کی موجودگی میں ہی مکمل ہوتے ہیں۔ اور اگر جملوں سے ان کو خارج کر دیا جائے تو جملے ادھورے اور نامکمل معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے :۔

جوں جوت نیں سو گھر۔ جوں مٹھائی نیں سو شکر جوں معنا نیں سو بات جوں سخاوت نیں سو ہات۔ جوں پانی نیں سو ہوا۔ جوں سبزہ نیں سو ہوا۔ جوں حسن نیں سو نار۔ کاجل نیں سو سنگار۔ دیوے میں بتی نیں سو اُجالا۔ [1]

کہیں کہیں 'سو' جملے کے شروع میں بھی استعمال ہوا ہے۔ جدید اردو میں کوئی بھی جملہ 'سو' سے شروع نہیں ہوتا۔ لیکن سب رس میں اس کی مثالیں ملتی ہیں۔ جیسے۔

(۱) سو ایک دیس اس عقل بادشاہ .... [2]

(۲) سو اس دل شاہ زادے کوں .... [3]

اس کے علاوہ 'سو' کے ساتھ نون غنہ کا اضافہ بھی ملتا ہے۔ جیسے۔

(۱) جو کچھ پانا تھا سو محمدؐ نے پایا
محمدؐ نے پایا سوں علی کو سمجھایا [4]

جو :۔ دوسرے الفاظ جیسے 'کوئی' اور 'کچھ' کے ساتھ مل کر متعدد جگہ استعمال ہوا ہے۔ جیسے :۔

(۱) قدرت کا دھنی سہی۔ جو کرتا سب وہی [5]

(۲) اس ٹھار پر کسے ہے نظر جو نظر ٹے۔ [6]

جو کچھ کے ساتھ مل کر جکچھ بن گیا ہے۔ جو بعد کا اضافہ معلوم ہوتا ہے۔

(۱) جہاں جکچھ ہے دہاں سب اہے ظہور اس کا [7]

(۲) جکچھ دستا ہے ہور جکچھ سنتے ہیں اسے تو سب ناؤں ہے [8]

کہیں کہیں جکچھ میں یائے مجہول کا اضافہ بھی ہوا ہے۔

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۲۶		[2] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۲۴	
[3] 〃 〃 〃	۲۴	[4] 〃 〃 〃 〃	۶
[5] 〃 〃 〃 〃	۱	[6] 〃 〃 〃 〃	۲
[7] 〃 〃 〃 〃	۲	[8] 〃 〃 〃 〃	۲۱

(۱) جکچھ خوبی ہے سو ہمت کے باب ہے ۔ ؎۱

جو اور کچھ مل کر ہی نہیں بلکہ الگ الگ بھی استعمال ہوتے ہیں جیسے :-

(۱) جو کچھ خدانے کہیا سو کیا ۔ ؎۲

اور جو کوئی کے ساتھ مل کر جکچھ کی طرح جکوئی اور کہیں کہیں جیکوئی کی بھی نشان دہی کی جا سکتی ہے ۔ جو اور کوئی کے ملنے سے جو کا واو حذف ہو گیا ہے ۔ جیسے :-

(۱) بوجھیں جکوئی راز جانتا ہے ؎۳

(۲) جکوئی یوں کسی کے دنبال لگ لگ بیٹ بھرے ؎۴

اور کہیں کہیں واؤ حذف ہونے کے بعد اس کی جگہ یائے معروف نے لے لی ہے ۔

(۱) جیتی جیکوئی قدرت دھرتا ہے ۔ صفت اس کی اپنے پرتے کرتا ہے ۔ ؎۵

جو اور کوئی کا الگ الگ استعمال بھی ہوا ہے ۔ جیسے :

(۱) جو کوئی آوارا وہ بھائی ہمارا ۔ ؎۶

نہ :- بھی حروف عطف ہے ۔ جو تردیدی ہے ۔ سب رس میں اس کا استعمال بکثرت ہوا ہے ۔ کارکردگی کے اعتبار سے اگرچہ کوئی تبدیلی پائی نہیں جاتی لیکن املا میں تبدیلی پائی جاتی ہے ۔ "نہ" کی بجائے نا استعمال ہوا ہے ۔ اور کہیں کہیں اس کے ساتھ نون غنہ کا اضافہ بھی پایا جاتا ہے ۔ اور بعض جگہ بغیر کوئی تبدیلی کے بھی استعمال ہوا ہے ۔ مثلاً ۔

(۱) ماں نہ باپ ۔ نشان نہ گمان ۔ جان نہ پہچان وغیرہ ۔

نا شکل کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) اگر محمدؐ نا ہوتا تو آسمان زمین نا ہوتا ۔ اگر محمدؐ نا ہوتا تو ماہ و پروین نا ہوتا ۔ اگر محمدؐ نا ہوتا تو دنیا اور دیں نا ہوتا ۔ ؎۷

؎۱ سب رس ۔ صفحہ نمبر ۔ ۵۳

؎۲ سب رس ۔ صفحہ نمبر ۔ ۲۳

؎۳ " " " ۲۹

؎۴ " " " ۴۴

؎۵ " " " ۱

؎۶ " " " ۴۴

؎۷ " " " ۶

اور نا کے ساتھ نون غنہ کے اضافہ سے ناں کا استعمال بھی ہوا ہے۔ جیسے :۔
عشق میں معشوق کے جفاتی کچھ انا ناں۔ دلبرا پنے دریغ لیا تا ناں[1]
ایک اور جگہ بیانیہ کہ کو نہ کے ساتھ ملا کر "نکہ" لکھا گیا ہے۔
(۱) اسے سمجھیں اسے یاد کریں اس کے ہو ویں نکہ غفلت سوں جیوں[2]

حروف تخصیص

کسی خصوصیت کے حصر یا تخصیص کے لئے آتے ہیں۔ حروف تخصیص میں ہر کو چھوڑ کر ہی۔ بھی۔ تو۔ ان تینوں میں سب رس میں تبدیلی پائی جاتی ہے۔
ہر کے مستعملات :۔ سب رس میں بہ کثرت پایا جاتا ہے۔ بہ اعتبار کارکردگی اور املا کے کوئی تغیر نہیں پایا گیا ہے :۔
ہر :۔

(۱) اس کا نور ہر شئے میں بھرپور ہے[3]
(۲) ہر ایک حال خدا کوں یقین سوں جینا[4]

کبھی کبھی ہر ایک کی بجائے ہر ایکس اور ہر یکس بھی پایا گیا ہے۔

(۱) ہر یکس کوں ہر یکس سوں قول و قرار[5]
(۲) اپنے دل میں ہر ایکس کوں ہے بادشاہی[6]
(۳) عشق ہر گز کے جدا نہ دھرے۔[7]
(۴) یو پھول دایم تازے ہر گز نیں کملاتے۔[8]
(۵) ہر کچھ اُجالے میں نظر پڑتا۔[9]

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۹۶۔ [2] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۱۰۱۔ [3] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۱۴
[4] 〃 〃 ۷ [5] 〃 〃 〃 ۳
[6] 〃 〃 ۳ [7] 〃 〃 〃 ۴
[8] 〃 〃 ۹ [9] 〃 〃 〃 ۱۴

ہی :۔ خصوصاً تاکید کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اکثر اسمار۔ ضمائر اور حروف کے ساتھ مل کر مرکب لفظ کا جز بن جاتا ہے۔ سب رس میں 'ہی'، بعض اسمار وضمائر کے ساتھ مل کر جدید یا مروجہ طریقہ کے مطابق استعمال ہوا ہے اور قدیم اردو میں تاکید کے لئے ہی کی بجائے 'چ' کا آخر استعمال ہوا ہے۔ سب رس میں بھی اس کا استعمال اسی طریقہ سے ہوا ہے۔ اور یہ 'چ' اسم۔ ضمیر اور حروف کے ساتھ الگ الگ طریقے سے آیا ہے۔ کبھی کبھی 'ہی' کے ساتھ 'چ' بھی ملحق ملتا ہے۔ جیسے :۔

ہی کی بجائے چ کا استعمال :۔

(۱) یو گدا اس کا چلنیچ ایسا سدا ہے[1] (چلن + ہی)

(۲) دریا ستی قطرہ بھار پڑیا تو قطرہ ہوا نیں تو قطرہ بھی دریا چ تھا۔[2] (دریا+ہی)

(۳) جہاں میں دیکھتی ہوں وہاں مجھے اس کا چ موں دستا ہے[3] (کا+ہی)

ان تینوں مثالوں میں 'چ' 'ہی' کے لئے استعمال ہوا ہے۔ فعل۔ اسم۔ اور حرف تینوں میں کوئی تبدیلی پیدا کئے بنا صرف 'چ' کے اضافے سے 'ہی' کے معنی پیدا کئے گئے ہیں۔ کہیں کہیں ایسا بھی ہوا ہے کہ اس کے ساتھ آنے والے حروف ضمیر اور اسم میں تبدیلی بھی ہو گئی ہے۔ کسی حرف کا حذف یا اضافہ ہوتا ہے۔ جس کی تصریح مندرجہ ذیل مثالوں سے ہوگی۔ جیسے :۔

(۱) عشق ہور خدا کچھ جدا نہینچ ہے[4] (نہیں +ہی)

یہاں پر نہیں کا ن غنہ حذف ہو گیا ہے۔ اور اس کی بجائے 'چ' استعمال ہوا ہے۔ یہاں چ کا استعمال بے جا ہے۔

(۲) ظاہر خلیفا چ کنا ہے۔ باطن میں جو کچھ ہے سو بات کنا منا ہے[5]

اس مثال میں خلیفہ کے 'ہ' کو گرا دیا گیا ہے۔ اور 'ہ' کی جگہ الف کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اس تبدیلی کے بعد 'ہی' کے لئے ہے چ کا لاحقہ لگایا گیا ہے۔ ایک اور جگہ خلیفہ کے ساتھ چ کا استعمال بالکل الگ طریقے سے کیا گیا ہے۔

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۴۳   [2] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۲۲

[3] " " ۹۲

[4] " " ۵

[5] " " ۲

(۳) خوب لوکاں کو خدا ہور خدا کے خلیفچہ کی آس ہے[1]

یہاں پر خلیفچہ کی 'ہ' حذف ہو گئی ہے۔ اس تبدیلی کے بعد 'ہی' کے لئے 'چہ' کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس جملے میں کی کے بعد 'ہی' آنا چاہئے تھا لیکن ملا وجہی نے خلیفہ کے ساتھ ہی 'چہ' کے لاحقہ سے 'ہی' کے معنی پیدا کئے ہیں۔

'ہی' کے بجائے 'چہ' کا استعمال

سب رس میں دوسرے الفاظ کے ساتھ آخر میں 'چہ' کا لاحقہ 'ہی' کی بجائے استعمال ہوا ہے۔ جیسے۔

(۱) دہانچہ خدا ہے بلکہ دو چہ خدا ہے[2]

دہاں کے ساتھ 'چہ' کا اضافہ کر کے دہانچہ بنایا گیا ہے۔ اور دو کے ساتھ "چہ" لگا کر دو چہ بنایا گیا ہے۔ جو وہاں ہی اور وہ ہی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ سب رس میں اس کی مثالیں متعدد ملتی ہیں۔

'ہی' کی بجائے بچ اور یچہ کا استعمال :۔

سب رس میں بچ اور یچہ لگا کر بھی ہی کے معنی پیدا کئے گئے ہیں۔ جیسے۔

(۱) عاشق کوں دیدار بچ سوں لگیا ہے کام

اور

دل لیتا سو دیدار بچ لیتا ہے۔[3]

ان دونوں مثالوں میں 'ہی' کی بجائے 'بچ' کا استعمال ہوا ہے۔ 'یچہ' بھی 'ہی' کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ جیسے :۔

(۲) کیا تمام تاکید شراب پر یچہ آیا ہے[4]

(۳) عشق ایکیچہ ہے جو دونوں جاگا جلوا دیا ہے[5]

'ہی' کی بجائے 'نچہ' کا استعمال :۔

سب رس میں متعدد جگہ 'نچہ' 'ہی' کی بجائے استعمال ہوا ہے۔ جیسے یونچہ اور سونچہ

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۴۲ — [2] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۵

[3] ،، ،، ،، ۸۱ — [4] ،، ،، ،، ۲۸

[5] ،، ،، ،، ۹۳

جو یہی کے لئے استعمال ہوا ہے۔

'چ' کا بیجا استعمال :- متعدد جگہ چ کا بیجا استعمال ہوا ہے۔ جیسے :-

(۱) بات جدا پن بھید وہیچ۔[1]

'وہی' کے ساتھ 'چ' لگاکر وہیچ بنایا گیا ہے۔ جس سے مراد 'وہی ہی' ہے۔ اس طرح تاکید کے لئے دوبار ہی کا استعمال بے جا ہے۔ یا خلافِ استعمال ہے۔

'سبھی' میں کسی قسم کا تغیر نہیں پایا جاتا۔ جیسے :-

(۱) کیا دلی کیا بنی سجدہ کئے اس ٹھار سبھی قادر قدرت کا

دھنی۔ غنی۔ مستغنی۔[2]

اور 'وہی' کی جدید شکل بھی پائی جاتی ہے۔ جیسے :-

(۱) وہی ہے صافی کہ جس صافی نے صفا کوئی پائے

وہی ہے کام کہ جس کام تے نفا کوئی پائے۔[3]

دوسرے الفاظ کے ساتھ 'چ' کے مرکبات :-

کا	چ کے ساتھ مل کر	کاچ	جدید اُردو میں اس کی شکل
ہمارا	"	ہمارا چ	ہمارا ہی
وو	چہ کے ساتھ مل کر	ووچہ	وہی
یوں	"	یونچہ	یوں ہی
یو (یہ)	"	یوچہ	یہ ہی
کوں	یچہ کے ساتھ مل کر	کوں یچہ	کو ہی
بہوت	یچ کے ساتھ مل کر	بہو تیچ	بہت ہی
چلن	یچ کے ساتھ مل کر	چلنیچ	چلن ہی
بہوت	یچہ کے ساتھ مل کر	بہوتیچہ	بہت ہی
سرتا	"	سرتیچہ	ختم ہی

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۸۱

[2] " " " ۲

[3] " " " ۸

دستا	بچہ کے ساتھ مل کر	دستیچہ	دکھائی ہی
یو	نچہ کے ساتھ مل کر	یونچہ	یہ ہی
سو	"	سونچہ	سے ہی

غرض ہی کے لئے چہ کے مستعملات آج بھی دکن میں عام بول چال میں بغیر کسی تبدیلی کے جیسے سب رس میں ملا وجہی نے استعمال کئے ویسے ہی ہیں۔ البتہ تحریر میں اس کا استعمال نہیں ہوتا۔ اردو زبان بہت سارے ارتقائی مدارج طے کر لینے کے باوجود اس کے قدیم اثرات سے آزاد نہیں ہوئی ہے۔

بھی ۔ حروف تخصیص ہے۔ سب رس میں 'بھی' کا استعمال تخصیص کے لئے ہی ہوا ہے۔ لیکن املا میں تبدیلی پائی جاتی ہے۔ یہ اس دور کا عام رجحان رہا ہے کہ الفاظ جس طرح بول چال میں ادا ہوتے تھے اسی طرح تحریر میں قلمبند ہوتے تھے۔ ظاہر ہے بول چال میں 'بھی' ہائے مخلوط کو زور دے کر آج بھی پڑھا نہیں جاتا۔ اور مُلّا وجہی نے اکثر جگہ 'بھی' کی ہائے مخلوط کو حذف کر کے حرف 'بی' کو استعمال کیا ہے۔ لیکن 'بھی' کے مقابلے میں بہت کم۔ بھی اور بی کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں :۔

بھی :۔ (۱) اِدھر بھی اپے اُدھر بھی اپے [1]

(۲) تو مُردار بھی حلال ہوتا ہے۔ [2]

'بی' :۔

(۱) سنیں تو یو بی کیا کچھ نغنواد ان کا کھیل ہے یو بی کیا کچھ کھانا ہے [3]

(۲) قطرا بی دریا چ تھا دریا کوں بی عشق کا طوفان چڑیا

نیں تو دریا بی جیسے کا ویسا چ تھا۔ [4]

توں :۔ کی جدید شکل ہی ہر جگہ موجود ہے اور تاکید۔ حصر اور کلام میں زور پیدا کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔ جیسے :۔

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر ۴

[2] " " " ۴۵

[3] " " " ۱۲

[4] " " " ۲۲

(۱) عشق ہے تو حسن دستا خوب۔ عشق ہے تو نظر تلے محبوب۔[1]

(۲) یو پانی ہوئے تو حیات خوب۔ یو پانی ہو تو سب بات خوب۔[2]

حروف تشبیہ و مثال :۔

ایسا (۱) خدا کچھ ایسا نیں ہے کہ جیوں دیکھنا کتے بین تیوں دیکھا جائے	سب رس۔ صفحہ نمبر	۱۸
ایسی :۔ کہاں ہے وہ پھول جس پھول میں ایسی باس	"	۹
ایسے :۔ ایسے پھولاں اچھوں کے نیں ملے		
جوں :۔ جوں نمک نیں سو کھانا۔ جوں جوت نیں سو گھر	"	۲۶
جیسا :۔ کرے مت دل یو نازش عقل جیسا	"	۲۴
جیسی :۔ پادشاہ ایسا ہے۔ ایسا ہے جیسی تعریف کریں گے اس تعریف جیسا ہے	"	۲۶
جیسے :۔ دریا کوں بھی عشق کا طوفان چڑھیا نیں تو دریا بی جیسے کا ویسا چ تھا	"	۲۲
سم :۔ (جیسا کے لئے سم استعمال ہوا ہے) نور میں سورنیں اس کے سم نازک نرم جوں پھول جوں ابریشم۔	"	۶۵
ویسا :۔ آدمی جیسا منگے وو ویسا پائے	"	۹۰
مانند :۔ کے لئے سری استعمال ہوا ہے جیسے عشق ساندی ہے عشق سری بچ	"	۴
دھات :۔ طرح کے لئے دھات استعمال ہوا ہے۔ جیسے اس دھات سات کوں سلامت نیں دیا	"	۱۰

حروف فجائیہ

حروف فجائیہ وہ ہیں جو ۔ لی جوش یا اقتضائے طبیعت کی وجہ سے بے اختیار زبان پر آجاتے ہیں۔ سب رس میں جو حروف فجائیہ پائے جاتے ہیں۔ وہ تقریباً تمام عربی و فارسی کے حروف ہیں۔ ان میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ وہ جوں کا توں سب رس میں استعمال

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۴

[2] " " " ۴۷

ہوئے ہیں۔ اور بہت ہی کم استعمال ہوئے ہیں۔ اے۔ سبحان اللہ۔ مبارک۔ الحمدللہ۔ استغفراللہ۔ آہ۔ افسوس۔ توبہ۔ تھو۔ حیف۔ خوب۔ بہت خوب۔ شاباش۔ لعنت۔ لاحول ولاقوۃ۔ نعوذ باللہ۔

حروف ندا :۔ مخاطب کرنے کے لئے سب رس میں کہیں کہیں "اے"۔ اور "ارے" کا استعمال ہوا ہے۔

اے :۔ طمع داری بری ہے اے عزیزاں
نہیں کچھ خوب اے صاحب تمیزاں [1]

ارے :۔ کہ ارے سن اے دل کام کیا جائے ولے کام نبھانا مشکل [2]

حروف انبساط :۔ جو خوشی کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔

الحمدللہ۔ نظر بولیا کہ شکر الحمدللہ ایتا دُکھ دیکھے سر دھن [3]

حروف تہنیت :۔ مبارک باد کے لئے سب رس میں مبارک کا استعمال ہوا ہے۔

(۱) مبارک ہے جاگے یترے نصیب۔ [4]

حروف تحسین :۔ تعریف و تحسین کے لئے جو حروف استعمال ہوئے ہیں وہ یہ ہیں ۔ سبحان اللہ۔ خوب۔ بہت خوب ۔ شاباش۔

سبحان اللہ :۔ یو عجب کتاب ہے سبحان اللہ [5]

خوب :۔ جیوں تیوں اس دنیا میں کچھ یادگار اچھے تو خوب ہے [6]

بہت خوب :۔ ولے بے منت آئے تو بہوت خوب ہے۔ [7]

شاباش :۔ عجب فہم دھرتا ہے شاباش بہوت کچ سوں بات کرتا ہے۔ (ص۔ ۵۱)

حروف نفریں :۔ نفرت و پھٹکار کے لئے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ لعنت۔ تھو۔ استغفراللہ۔

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر۔	۷۲	[2] سب رس۔ صفحہ نمبر۔	۵۶		
[3] " "	۵۲	[4] " "	۴۱		
[5] " "	۹	[6] " "	۸		
[7] " "	۲۲				

لاحول ولاقوۃ الا باللہ: دل کوں واں بہت اکراہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔[1]

لعنت:۔ تم تو پر خدا کی لعنت۔[2]

تھوکے:۔ ایسا مرنا جو کوئی تھوکے نا۔[3]

استغفراللہ:۔ کافر تاریک دل توبہ استغفراللہ۔[4]

حروف تاسف:۔ رنج وغم کے لئے۔ آہ۔ افسوس۔ حیف استعمال ہوا ہے۔

آہ :۔ معشوق بی زار زار روتے ہیں آہ بھرتے ہیں۔[5]

افسوس: تونیں سوسیا یونیں سمجھیا تو ہزار افسوس۔[6]

حیف:۔ جاں عاشق ہو معشوق اچھے دہاں خراب نا اچھے تو بڑا حیف۔[7]

حروف توبہ واماں:۔ پناہ مانگنے کے لئے توبہ اور نعوذ باللہ کا استعمال ہوا ہے۔

نعوذ باللہ :۔ اس بات کے مانے نعوذ باللہ کچھ کا کچھ جانے۔

نعوذ باللہ یو پانی اگر قہر میں آوے دریا کوں ڈباوے۔ (ص۔ ۵۱)

توبہ :۔ منا کرتے حرام کتے۔ توبہ کراتے۔ (ص۔ ۲۹)

حروف مناجات:۔ جن حروف سے کسی امر کا ناگہاں ہونا ظاہر ہوتا ہے ان میں یکایک اور یکدم پائے جاتے ہیں۔

یکدم:۔ دنیا ایکدم کا جینا۔ (ص۔ ۴۷)

یکایک:۔ آپس میں یکایک نظر پر اس کی نظر پڑی۔ (ص۔ ۸۵)

---

[1] سب رس۔ صفحہ نمبر۔ ۹۸

[2] " " " ۱۱

[3] " " " ۴۶

[4] " " " ۱۱

[5] " " " ۹۶

[6] " " " ۹۵

[7] " " " ۲۶

کتابیات

ڈاکٹر فہمیدہ بیگم — میسوری اُردو اور "نے"

ڈاکٹر مولوی عبدالحق — قواعدِ اردو

فتح محمد خاں — مصباح القواعد

ڈاکٹر محمد انصار اللہ — اردو صرف

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ — جامع القواعد

ڈاکٹر سیّد محی الدّین قادری زورؔ — ہندوستانی لسانیات

✤

Rs. 9.50